

فہرست کتاب چہار گلزار شہدا

صفحہ	
۷	گلزار اول منقسم چہار چمن پر
۷	چمن اول ذکر اسلام میں حضرت ابو بکر صدیق کے رض
۱۴	چمن دوسرے فضائل میں حضرت ابو بکر صدیق کے رض
۲۵	چمن تیسرے کیفیت میں وفات حضرت ابو بکر صدیق کے رض
۴۱	چمن چوتھا کرامات میں حضرت ابو بکر صدیق کے رض
۴۷	گلزار دوسرے منقسم چہار چمن پر
۴۷	چمن پہلا کیفیت اسلام میں حضرت عمر فاروق کے رض
۵۴	چمن دوسرے فضائل میں حضرت عمر فاروق کے رض
۶۵	چمن تیسرے کیفیت شہادت میں حضرت عمر فاروق کے رض
۷۵	چمن چوتھا کرامات میں حضرت عمر فاروق کے رض

۸۱

گلزارِ مقسم چار چمن پر

۸۱

چمنِ پہلا کیفیتِ اسلام میں حضرت عثمانؓ فری النورین کے فر

۸۲

چمنِ دوسرا فضائل میں حضرت عثمانؓ فری النورین کے فر

۸۹

چمنِ تیسرا کیفیتِ شہادت میں حضرت عثمانؓ فری النورین کے فر

۱۰۹

چمنِ چوتھا کرامات میں حضرت عثمانؓ فری النورین کے فر

۱۱۵

گلزارِ چوتھا مقسم چار چمن پر

۱۱۵

چمنِ پہلا کیفیتِ اسلام میں حضرت علیؓ اسد اللہ الغاب کے فر

۱۱۸

چمنِ دوسرا فضائل میں حضرت علیؓ اسد اللہ الغاب کے فر

۱۳۰

چمنِ تیسرا کیفیتِ شہادت میں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے فر

۱۳۵

چمنِ چوتھا کرامات میں حضرت مولیٰ مشکل کشا کے

تمت

محمد رسول الله والذين معه أشد على الكفار

كتاب طباطب أخبار آل إمامنا محمد صلى الله عليه وآله



مصحح وتمام بنده كثرين سيد جمال الدين طبع في سنة

مطبع مظهر العجائب مدراس سنة ١٣٠١ هـ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جمیع حمد حامدین کی ویسے خلاق علی الاطلاق کو زیبا ہی
جسنے یکشت خاک کو یہ قدرت سے بصورت انسان کی
بنایا اور ملائکہ کرام کا سجدہ کیا اور ذریت میں انکے
سے کوشقی کیسے کو سعید تسلیم قدر سے لکھا اور رسولوں
کو مبعوث کر نیک و بد کا شعور عنایت کیا اور قرآن مجید
و فرقان حمید میں باریتلك الرسل فضلنا بعضهم
على بعض منهم منك لم الله و دفع بعضهم

درجائے قرب تفاوت پیغمبروں کا بیان فرمایا اور صلوة
 و سلام رسول خاص المبعوث الی کافہ انام پر ہوئی کہ حسین
 وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ
 بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُزَكُّونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ
 اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا
 بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَنْ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
 نازل فرمایا اور تمام رسولوں پیغمبروں کا سراج و خاتم الرسل
 لکروانا اور پورا آل و صحابہ اونکے کہ قوانین اسلام کی تقویت
 و ترویج دی اور اپنے جان عزیز و مال کثیر کو خدا و رسول کی
 راہ میں شہادت کی جمعین الی یوم الدین بعد حمد اور صلوة کے
 ناظران اخبار محمدی و واقفان سیر مصطفوی پر محض و واجب

رہی کہ جب یہہ خاک پای اہل اسلام و آستانہ روبرو علماء
 غیر الانام علیہ التحیۃ والسلام امیدوار چہشت نیروان و ستمند
 فخران رحمان محمد فضل رحمان بن مولوی محمد عبد القادر
 بن تاج العلماء زمان مالک زمان فتویٰ سند نشین عدل و انصاف
 معارف باللہ و ما دی الی اللہ مولانا حاجی الحرمین الشریفین
 حافظ مولوی محمد فضل اللہ صاحب ادا م اللہ ظلالہ اوزاد اللہ
 فیضہ فی الخلائق نظر کیا کہ اکثر رسائل کیفیت فائزین جناب
 رسالتآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر شہادت میں
 سید الشہداء امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
 زبان ہندی اور فارسی میں مسطور ہیں اور کیفیت شہادت
 خلفاء راشدین میں کوی کتاب نظر میں نہیں آئی سو اسے

عہد دولت میں جناب نواب نامدار فلک اقدار سکندری
 ارسطو فطرت و در حشمت کی قیبا و رقم وزیر اعظم عالی ہمس
 سراج منیر و دومان محمدی خلاصہ خاندان مرتضوی زیر پادبیر گو
 یکتائی ممالک اصفیہ نواب مستغنی الصفات میر تراب علی
 بہادر سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک زیادہ کری کریم
 لم نزل اپنی حبیب کریم کی تصدق سے عمر اور اقبال اونکا
 اور حق سبحانہ جل شانہ یمن اور برکت سے ان چاریار
 مصطفیٰ اور تائید سے روح مبارک مرتضیٰ کے ہموارہ نام
 موبد لنگار ہی کہ تمام خلق کو داد اور انصاف سے مسرور اور
 خود بند اور جو دستخائے مستغنی فرمائی کہ ہر کہ و مہ اس
 شعر کو ترغیم کر رہا ہی شعر ترا دیدہ و حاتم رشید پشیند

و شہداء فی سبیل اللہ کی رکھی اور اس سالہ کو چہ چار

گلزار شہداء نامہ لکھا اور ہر گلزار کو چار چمن پر تقسیم کیا

گلزار اول منقسم چار چمن پر چمن اول ذکر اسلام میں امیر المؤمنین

خليفة رسول اللہ سیدنا و مرشدنا حضرت ابو بکر صدیق صاحب

رسول اللہ رضی اللہ عنہ چمن دوم و سمر افضایل میں چمن تیسرا

ذکر وفات میں چمن چوتھا ذکر کرامات میں چمن اول ذکر اسلام

میں حضرت ابو بکر صدیق کی منشیان اخبار اخبار محمدی و محرران سیرت

احمدی کی دفاتر قدیمہ میں ایسا تھیں کہ اسم مبارک ابو بکر کا

عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن

بن مرہ بن لوی بن غالب قرشی تھا طبرانی عبداللہ بن زبیر

روایت کی کہ ابو بکر کا نام عبداللہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فرمای کہ تو عشیق اللہ یعنی آزاد کیا ہو اللہ تعالیٰ کا ہی نادر جنم ہے
 اس واسطے اپکا نام عشیق مشہور ہوا ابن سعد ابن کثیر میں روایت
 کرتی ہیں کہ نام اپکا عشیق ہی مگر صحیح ہے کہ لقب ہی اور نسبت
 شریف اپکا صحیح ہی ایسا کوئی شخص نہیں کہ منسوب ہوئے
 اسکی عیب کیا جاوے قاسم بن محمد بنی عائشہ صدیقہ سے روایت
 کرتی ہیں کہ نام ابو بکر کا عبد اللہ تھا اور ابو جحافہ کو تین فرزند تھے
 ان تین کا عشیق نام رکھے تھے اور استیعاب میں مذکور ہے
 کہ نام خلیفہ اول کا عبد الکعبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 تبدیل فرمای اور وہ صدیق کی بیہی کہ جو امر خدا کا رسول اللہ
 فرمائی ابو بکر بنی شیبہ اور بنی تامل اسکو تصدیق کرتی اور بعض
 کہتے ہیں کہ جب حضرت رسول مقبول کو معراج ہوا اور کفار ^{پیش}

سماعت سے اس حالت تغریب کے متعجب ہو ابو بکر صدیق کے
 مکان مبارک پر اگر بارش دنیوی کو ظاہر کئے ابو بکر کہے کہ جو ایشا
 زنا لے پناہی ہی نب صدیق و زرت ہی وہ کفار برہن
 و دلائل چاہے ابو بکر جواب فرمائے کہ حضرت جبرئیل امین
 سدرۃ المنتہی سے ان واحد میں زمین پر کیا نزول کرتے
 ہیں وہ کفار بحکم فہت الذی کفر و اللہ لا یندی
 القوم الظالمین زور و شرمندہ ہو چلے گئی اس روزے
 بلفظ صدیق لقب مشہور ہو اور والدہ شریفہ کی کنیت
 ام النخیر نام انکا سلمیٰ بنت ضمیر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعید
 بن تمیم مرہ چھبری ہیں ابو قحافہ کی تھی ابو قحافہ عام فتح میں ابو
 ام النخیر پہلے انکی اسلام لای کیفیت اسلام حضرت ابو بکر

میں ابو سعود انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام
 حضرت ابوبکر کا شہید و وحی سے ہی کہہ سکتے کہ حضرت ابوبکر
 سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے اگے مبعوث ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خواب دیکھا میں کہ نورِ شمارِ آسمان
 بامِ کعبہ پر اترتا اور ہر ہر مکان مکہ معظمہ کو منور کر دیا پھر وہ نور لنگ
 ہو گیا پھر وہ نور سالم میری مکان میں آگیا میں نے دروازہ کھانک
 مبدو دیا جب صبح ہوئی تعبیر اسکی راسب یہودی دریا
 بند ^{عالم} کیا وہ راسب جواب دیا کہ یہ خواب ضربغاتِ احلام و بے
 اعتبار ہی جب میں بعد چند روز کے طرفِ شام کے واسطے
 تجارت کے گیا اور بحیرا کی عبادت گاہ کی نزدیکی پہنچا
 پھر اس راسب سے تعبیر خواب کی استفسار کیا وہ پوچھا کہ تم

گوئے قبیلہ کی ہو میں جواب دیا کہ مرد قریشی ہوں و تعجب
 خواب کی یہ کہ خدا تعالیٰ تم میں سے پیغمبر آخر الزمان کو پیدا
 کریگا اور تم بعد اوند کے خلیفہ ہونگے جب میں کہہ کو آیا اور حضرت
 محمد رسول اللہ مبعوث ہوئی اور مجھ کو دعوت اسلام فرما
 میں در جواب علامت نبوت کی طلب کیا فرما رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ رو یا تیرا اور تعبیر یہ یہودی ہے اور
 بحیر کی بھی نشانی ہی عرض کیا میں کہ اگلو اس امر سے کون
 اطلاع کیا حضرت فرمایا کہ جسٹریس فرشتہ خدا کا مجھ کو
 آگاہ کیا پھر بے توقف ایمان لایا میں روضۃ الاحباب میں
 مرقوم ہے کہ جب حق تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف
 خلائق کے واسطے تبلیغ احکام کی مبعوث کیا اور معجزات

آپسے ظاہر ہونا شروع ہو حضرت رسالت مآب نبی بنی خدیجہ
 کبریٰ کو دعوتِ اسلام کے نبی بنی خدیجہ نے شک و تردید مان
 لائے اور اس روز کے آخر میں باپ و سرے روز حضرت علی
 کہ حضرت رسالت مآب کی نزدیک تربیت پرورش ہوے
 تھے بشرفِ اسلام شاد کام ہوے بعد اُنکے زید بن حارثہ
 آزاد کی ہوی نبی بنی خدیجہ کے اسلام لائے بعد اُنکے حضرت
 ابو بکر صدیق اسلام لائے اور بعض اہل سیر کے نزدیک ابو بکر
 بعد نبی بنی خدیجہ کے مشرف باسلام ہو پہر ابو بکر اپنے احباب و
 دوستوں کو دعوتِ اسلام کے حضرت عثمان بن عفان و
 زبیر ابن العوام و طلحہ و سعد ابن ابی وقاص و عبد الرحمان و غوث
 ابو بکر کے اسلام لائے من بعد عثمان ابن مطعون و ابو عبید بن جراح

ابو سلمہ وغیرہ اسلام لائے آپؐ کا کہ حضرت علیؑ سے روایت
 میں ہے کہ فرماتے ہیں اول مردوں سے جو اسلام لائے ابو بکرؓ میں ہیں
 بنی ہاشم سے روایت کئی ہیں کہ ابو بکرؓ اول اسلام لائے
 حدیث ششم زید بن ارقم سے روایت کئے ہیں کہ اول
 امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکرؓ نماز ادا کی حدیث
 لبرانی کتاب کبیر میں شعبے سے روایت کئے کہ اول ابو بکرؓ
 اے بعض اختلاف کئے ہیں کہ بی بی خدیجہ و ابو بکرؓ میں کون
 اول اسلام لائی اور اجماع علماء کا اس امر پر ہے کہ ابو بکرؓ ابتدا
 اسلام سے وفات تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نزدیک ہے سفر و حضر میں جدا نہیں ہوئے مگر جو وقت اس حکم
 حکم فرمائی اور حج اور جہاد میں ساتھ ہی حدیث دارقطنی

ابی بھئی سے اور وہ حضرت علی بن طالب سے روایت کئے
 کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیر کہ حق تعالیٰ نامزد کیا
 ابو بکر کو اپنے نبی کے زبان سے صدیق کر اور آپ بعد وہاں کے
 تولد مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تولد ہو حدیث
 زید بن اصم سے روایت ہی کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ ابو بکر تم بڑے ہو یا میں بڑا ہوں ابو بکر عرض کئے یا رسول اللہ
 آپ بڑے اور میں زیادہ عمر والا ہوں یہ حدیث محدثین کے نزدیک
 بہت غریب ہی چمن و کمر افضال میں حضرت
 ابو بکر صدیق کے سخن سخنجان معانی و شیرین کلامان مکتبہ دار
 بنوک خامہ گہر ریز عنبرین شمامہ یون لائے ہیں کہ شان میں اس
 سرمنشا خلافت کبریٰ کی جو حق تعالیٰ آیات متعددہ نازل فرمایا

جہنم

اگر یہ علم و حصر اس کا انسان کو یا را نہیں کہ کر کے قرطاس پر چلو
 دیوی اما محض تھما و تبر کا چند آیات مرقوم کیا جاتا ہے اور آج
 نبوی بقول مشت نمونہ از خروار می لکھا جاتا ہے اگر تمام اجاڑ
 و آیات کلام مجید جمع کیا جاوے ایک فتر صمدہ ہو جاوے
 قوله تعالى ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ
 لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ أِنَّ اللَّهَ مَعَنَا قَوْلَهُ تَعَالَى وَشَاوِدٌ
 فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ قَوْلَهُ تَعَالَى
 وَلِيَنْخَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ قَوْلَهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي
 يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَةٌ قَوْلَهُ تَعَالَى وَتَزَعْنَا مَا فِي
 صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ خَوَّانَا عَلَى سُرٍّ مُتَّقَابِلِينَ
 قَوْلَهُ تَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا

اِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَغَدَا الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُؤْمِنُونَ
 قَوْلَهُ تَعَالَى وَسَيَجْزِيهَا الْآتِقِيُّ الَّذِي يُوْنِي مَا لَهُ
 يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا يُؤْتَى
 وَجْهَ رَبِّهِ الْأَعْلَى فَكَلِمَاتٌ يَرْضَى أَوْ خَلِيفَةَ أُولَى كِي دَعْوَتِ
 سَ بِأَنُجِ اصْحَابِ عَشْرَةِ مَبْرُورَةٍ سَ اِسْلَامِ لَانِ اُورِ كِ
 مَسْلَمَانِ كُو جُو كَفَارِ قَرَشِ كِ قِيدِ مَنِ سَبِ لَانِ اِسْلَامِ كِ خَدَا
 كِبِ قَحِي خَرِيدِ كِ نِي سَبِيلِ اِلَهِي اَزَادِ كِي اِنْمَنِ سَ اِيكِ حَضْرَتِ
 بِلَالِ مَوْذُونِ رَسُوْلِ اِلَهِي تَبِ قَصْدِ اِنْمَا مَحْضَرِ اِيهِ هِي كِه وَه اِيهِ اِنْمَنِ خَفِ
 كِي مَلُو كِ تَبِ وَه كَا فَرِ سَبِ اِسْلَامِ لَانِ كِ بِلَالِ كُو رِي كِ
 وَنُكْبَاهِي كَرِمِ سَ اُوْتِ مِي تَا اُوْرِ تَامِ شَبِ دُوسَرِ سَ خَلَامُونِ كُو
 بُو كِ بَارِي بَارِي سَ مَارِ كِه لَوَا نَا بِلَالِ سَوَامِي اِسْ نَفْظِ كِ

میدار

کہ میرا خدا ایک اور لاشریک ہی؟ دوسرا لفظ ارتداد کا نہیں کہتے
 ناگہان گذرا بوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس کافر کے مکان کے
 طرف پہنچی حضرت ابو از نوہ و فغان بلال کی سماعت فرما کے
 کیفیت دریافت کر اوس ملعون کے نزدیک و تق بخش ہو
 بہت پند و نصیحت فرمائی وہ ملعون در جواب کہا کہ تلو اگر یہی
 خواہش اور شوق ہی ہو سکو خرید لیو حضرت ابو بکر صدیقؓ
 جو اب دی کہ عین رضامندی و خوشنودی میری ہی وہ ملعون
 کہا کہ تم اسکو خرید کر سکو گی حضرت فرمائی کہ قیمت اسکی کیا ہے
 وہ جواب دیا کہ نسطاس رومی اسکے بدل میں دیو اور نسطاس رومی
 ایک غلام فن تجارت میں ممتاز اور مالک و بہرہ دینار ابو بکر
 صدیق کا غلام تھا پھر حضرت اس رومی کو بلال کے مقابلہ میں دیکر لے

اور جناب رسالتناہ میں ماجرا کا عرض کرنا آزاد کے دوسری
 عام بن فہیرہ کو ایک صلہ طلا کو نبی جد عالم خرید کر کے آزاد کرنے
 عام مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اور یہ معونہ کے
 روز شہید ہوئی اور اکابر صحابہ رسول اللہ سے ہوئی تیسری
 ظہیرہ جو تھی مہدیہ دختر ان کے ایک عورت بنی عبدالدار کی ملو کہ
 تھی اور وہ کافرہ سب عداوت اسلام کی ان دونوں کو
 نہایت اذیت دیتی حضرت ابو بکر صدیق بہت سی فہمائش
 اس کافرہ کی فرمائی جب کچھ اثر پذیر ہوا ان دونوں کو خرید کر اور
 آزاد فرمائی اتفاقاً بصارت ظہیرہ کی سبب مرض چشم کی
 جاتی رہی کفار بنی عبدالدار کے طعن شروع کی کہ سبب چھوڑ
 دینا لات و غزنی کے اس صدمہ میں گرفتار ہوئی ظہیرہ کہی خدایا جانا

اختیار ہی جو چاہتا ہی ظہور میں آیا ہی ملاٹ غزی کا کچھ اختیار نہیں
 حق تعالیٰ کریم کا نہ ساز کی درگاہ اقدس میں باری برضا رہنا مقبول ہو
 اور نصارت انکی عود کی ایسا ہی کہی مسلمانوں کو خرید کئے او
 فی سبیل اللہ ازاد فرمائی فضیلت احمد ابو ہریرہ سے روایت
 کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نفع دیا مجھ کو
 مال کیسیکا جیسا کہ نفع دیا مجھ کو مال ابو بکر کا ابو بکر سماعت سے
 اس ارشاد نبوی کے بہت ساگر یہ کنان عرض کئے کہ جان میری
 اور مال میری سب لپکے ہیں یا رسول اللہ فضیلت ابن عمار
 بی بی عائشہ صدیقہ اور ابو سعید عمر بن خطاب سے روایت کئے ہیں
 کہ وقت اسلام لانی کے ابو بکر صدیق کے نزدیک چالیس ہزار دینار
 یا دوسرے ہی سب اللہ کی راہ میں مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہجرت کی تیاری میں صرف کی فتح العزیز میں مذکور ہی کہ سوائے
 چھ ہزار درہم کی ابو بکر صدیق کے نزدیک کچھ باقی تھا پھر وہ
 بھی خریدی زمین مسجد نبوی قیاری اسباب ہجرت میں صرف
 کئے ایک روز قمیص گلیم کو رشتہ بوریہ سے دوخت کر حضرت
 میں رسالت پناہ کی حاضر ہوئی نا کہا حضرت جبریل امین علیہ
 السلام نزول فرما حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 عرض کئے کہ یا رسول اللہ ابو بکر ایسا مالدار ہو کر اور اس قدر لباس
 فقیری پہن کر بیٹھا ہی حضرت فرمائے کہ تمام مال خدا کے اور میری
 راہ میں خرچ کر مغلں ہو اسی پھر حضرت جبریل فرمائی کہ خدا تعالیٰ
 ابو بکر کو بعد سلام کے ایسا ارشاد فرمایا ہی کہ اس فقیر میں تعجب ہے
 راضی ہے یا کچھ کہ ورت رکھتا ہی ابو بکر جب یہ ارشاد رب العزت

گوش گزار کئے مانند مجنون مست ہو کر کہتی کہ انا عن نبی راضی میں
 خدا ہے راضی ہوں میری پروردگار سے میں کیسا کہ ورت کہو
 زوضۃ الاحباب میں مذکور ہے کہ ابو بکر صدیق پانچ ہزار درہم
 اور دو شتر خرید کے تیاری ہجرت کی کئی جب حقتعالے کا
 حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے ہمراہی ابو بکر کے ہوا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ طرف غار کے ہوئے
 بسبب بی نعلی کی پائی مبارک مجروح ہوئی ابو بکر صدیق اپنے
 پشت پر رسول اللہ کو سوار کئے ہوئی غار کے نزدیک جا کر
 بسبب خوف سانپ اوپر چھتو کے اول آپ جا کر قمیص پنا
 چاک کر سوراخوں کو بند کئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 غار میں وقتی افروز ہوا غوش میں ابو بکر صدیق کے آرام کی ابو بکر

پشتمہ اپنی ایک سوراخ باقی کو لگاٹی اور سانس میں سے اچکو
 اذیت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب بیدار ہو حال ابو بکر کا
 دریافت کر دے عارضہ فرمائی اور اس مقام میں اہل سیر کی نزدیک
 بہت روایات وارد ہیں جب کفار ہجرت کے حضرت کی مطلع ہو کے
 قیافہ وان کو اجرت کے لیکر نزدیک اس غار کے آئے اور ابو بکر خوف
 ناک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم در جواب ان اللہ معنا جیسا کہ حق تعالیٰ اس قصہ کو
 قرآن مجید میں یاد فرمایا ہی ارشاد فرمایا اور تاریخ مختلفا میں مذکور ہے
 کہ فرمائی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دیکھا میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وقت کہ گھیر لی تھی حضرت کو کفار اور ہر طرح
 بی ادبی کر کہتی کہ آیا تو کہتا ہے کہ خدا ایک ہی قسم ہی خدا جستانہ کی

کہ اس وقت حضرت پاس سولہی ابو بکر کے کوئی دوسرا نہیں تھا
 کہی ابو بکر کا فریاد نکو مارتی اور کہی حضرت کی سپر ہو جاتے اور کہتے
 کہ ہا کی ہو تم پر کہ اس ذات مبارک کو ارادہ قتل کا کرتی ہو کہ فرماتے
 میں میرا خدا ایک لاشریک ہی بعد اس واقعہ کے حضرت سوال اللہ
 فرمائی کہ ال فرعون بہترین یا ابو بکر کو فی جواب ندیا بعد فرمائی
 کہ جواب دیو مجھ کو کہ ایک ساعت ابو بکر کی بہتر ہی ہزار ساعت
 مومن ال فرعون کے کہ وہ ایمان کو پوشیدہ کرتا اور یہ ایمان کو
 افشا کرتا ہی **فضیلت ترمذی بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ**
 عنہا سی وایت کی میں کہی بی بی فرمائی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کہ سیکو سزاوار نہیں ہی کہ وقت موجود ہونی ابو بکر کی
 امامت کری کہ وہ اعلم ہی اور اجماع اہل سنت کا ہی کہ بعد سوال اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکرؓ بعد اگلے عمر بعد انکی حضرت عثمانؓ
 بعد انکی علی ابن ابی طالبؓ بعد انکی عشرہ مبشرہ بعد انکی ابن ابی بکرؓ
 انکی اہل احد بعد انکی اہل بیعت بعد ان تمام اصحاب بقدر صحبت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفاوت مراتب میں ہیں **فضیلت**
 بخاری محمد بن علیؓ ابی طالبؓ روایت کی ہیں کہ اپنی باپ سے
 پوچھا میں کہ بہتر آدمیوں میں سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی کون ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائی کہ ابو بکرؓ چاہے
 میں کہ بعد انکی فرمائی کہ عمر بن خطابؓ بعد خوف کیا میں کہ شاید
 عثمان بن عفانؓ کا کہیں نام نہ لیں بولا میں کہ بعد عمر کی آپؓ حضرت
 رضی اللہ عنہ جواب دی کہ میں ایک رجل مسلم ہوں **فضیلت**
 شیخین یعنی بخاری و مسلم عمر بن عباسؓ سے روایت ہیں کہ عرض کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست زیادہ آدمیوں کا نزدیک
اپنے کون ہی حضرت جو اب فرمائے کہ عائشہ پھر عرض کیا
میں کہ مردوں سے کون دوست ہی فرمائی کہ باپ انکی پھر عرض کیا
میں انکے بعد فرمائی عمر فضیلت ترمذی انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر کو
بعد نبیوں و مرسلوں کے پہنہ دو بوڈ مسرور اہل جنت ہیں فضیلت
احمد اور ترمذی روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زیادہ رحم کرنی والا میری امت سے امت پر میری ابو بکر ہی
اور زیادہ شدت کرنی والا اور نواہی الہی میں عمر ہے فضیلت
ترمذی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہر نبی کو دو وزیر ساکنین آسمان ابو بکر

وزیر کین زمین سے ہوتی ہیں وزیر میری ساکنین آسمان کے جبریل

اور میکائیل اور اہل زمین سے ابو بکر و عمر **فضیلت صحابہ**

سنن ابو داؤد وغیرہ سعید بن زید سے روایت کئی ہیں کہ ہنسان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی ابو بکر جنت میں عشر

جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں اور باقی عشرہ مبشرہ کو

ذکر فرماتی تھے **فضیلت ترمذی** ابی سعید سے روایت کئے

کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل جنت طبقہ بالا کی اہل

اسفل کو مانند ستاروں کی افق آسمان میں نظر کرے گی ابو بکر و عمر اہل

طبقہ اعلاسی ہیں **فضیلت ابن ابی سعید** ابن عمر سے اور ابی قحاصم

بن محمد بن ابو بکر صدیق سے روایت کئے ہیں کہ زمانہ میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو بکر صدیق اور عمر بن خطاب فتویٰ

دیتی تھی فضیلت ابن عتاکر انس سے مرفوعاً روایت کیے

ہیں کہ دوستی ابو بکر و عمر کی ایمان سی ہی اور دشمنی رکھنا

انہ کے کفری فضیلت ابن مسعود سے روایت ہی کہ دوستی

ابو بکر و عمر کی اور جاننا مرتبہ نکاست سی ہی فضیلت

شیخین یعنی بخاری و مسلم روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

کہے ہیں کہ یہی انہوں نے سننا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرماتی تھے کہ جو شخص اللہ خرچ کریگا حتیٰ کہ اپنی جور و یا خاوند پر ہے

خرچ کریگا ایک ہزارہ جنت سے بلایا جاویگا اور جو شخص کہنا پر ہے

اور جو کہ روزہ رکھیگا اور جہاد فی سبیل اللہ کریگا اور زکوٰۃ

دیویگا جنت کی ہر ہر دروازے سے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک شخص کے

واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر فرمایا ہے بلایا جائیگا اور ہر ہر دروازے کا

نام علیہ علیہ مقرر ہی ابو بکر صدیق عرض کی کہ یا رسول اللہ کوئی
 شخص ایسا بھی ہوگا کہ ہر دروازہ سے بلایا جائیگا اور کیا حال ہوگا
 اُن لوگوں کا کہ اُن دروازوں سے بلایا جائیگے حضرت جواب
 فرمائی کہ البتہ ایسے ہی شخص ہوگی اور چھکو خدا سے امید ہی کہ تم
 اُن میں سے ہوگی فضیلت ابن داؤد اور حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ سے صحیح میں اپنی روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ ای ابو بکر میری امت میں سے جنت میں اقول تم داخل ہوگی
 فضیلت بہقی شعب لایمان میں عمر بن خطاب سے روایت
 کی میں کہ فرمائی حضرت عمر اگر ایمان ابو بکر کا مقابلہ میں اہل ارض کے
 وزن کیا جاویں البتہ ایمان ابو بکر کا زیادہ ہوگا فضیلت سنی
 میں مرقوم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی روایت ہی فرمادیں کہ

خواب میں کہ تمام اہت کو یعنی ایمان تمام اہت کو اپنی وزن کروایا
 بعد اسکی ابو بکرؓ کو یعنی ایمان ابو بکر صدیق کو وزن کروایا ایمان
 ابو بکرؓ کا غالب ہوا فضیلت تجارتی جا بر رضی اللہ عنہ
 روایت کی ہیں کہ فرمائی عمر بن خطاب کے ابو بکرؓ دربار میں یہ
 طبرانی اور مطین روایت کی ہیں کہ فرمائی حضرت علی ابن ابی طالب
 رضی اللہ عنہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے یہ قدرت
 میں ہے کہ ہم کو کسی امر خیر پر متوجہ نہیں ہوئی مگر سابق ہو ہی اسکو
 ابو بکرؓ فضیلت ابی المحصین سے روایت ہی تاریخ خلفا میں
 کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدم کی اولاد میں بعد نبیوں کے
 اور رسولوں کے زیادہ بزرگ ابو بکر سے نہیں پیدا کیا گیا فضیلت
 ترمذی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی

علیہ وسلم اقتدا کرو بعد میری ابو بکر اور عمر کی فضیلت بنو
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نہایت پرکھی ہیں کہ فرماتی تھے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میری بار اعلیٰ حضرت ہوئی ابو بکر زیاد
 دنیا میں نہیں بیگا **فضیلت بخاری** اور مسلم زوانی میں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر حیات میں اپنے جو خطبہ فرما
 اس میں ذکر کی ایک بندہ خدا خدا کو اپنی اختیار کیا الخ بعد اسکے
 فرمائی کہ جو دروازی مسجد کے طرف ہیں بند کر دو جو گھر اور
 ابو بکر کو بند مت کرو اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں مکرر وارد
 ہی اور اہل سیر نزدیک بہت مشہور ہے بلکہ مرقوم ہے
 کہ یہ وعظ ابو بکر سماعت کر کے بہت وئی اور یہ کہنا یہ سوا ابو
 صدیق کے کوئی دوسری نہیں جانے کہ مراد بندہ سے کوئی

فضیلت بخاری اور مسلم پیرین مطعم سے روایا کی بڑی
 کہ ایک عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ تو پہر اوہ عورت
 عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر میں حاضر ہوں اور انگوٹھ پاؤں اشارہ
 اسکا وفاق تھا حضرت فرمائی کہ تو ابو بکر سے ملے گی **فضیلت**
 ابن عباس کے بعد اس حدیث کی ابن عباس سے روایت کئی ہیں کہ کہے
 انہوں نے کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر بعد میرے
 خلیفہ ہی ابو بکر تمام مال کو اولاد کو چھوڑ کر ہجرت کی ہمراہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے **فضیلت** دینوری میں اور ابن عباس کے شعبے سے
 روایت کی ہیں کہ کہی شعبے چار خصال حق تعالیٰ ابو بکر کو مخصوص فرما کر
 فرمایا ان میں دوسری کو حصہ نہیں کیا اول یہ کہ ابو بکر کو صدیق نام کیا
 دوسرا یہ کہ وہ صاحب فارسی ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم کی ہی تیسرا رفیق ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے
 چوتھا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم واسطے امامت
 کی فرمائی فضیلت ابن ابی داؤد ابی جعفر سے روایت کی
 ہیں کہ فرمائی انہونی کہ ابو بکر مناجات جبرئیل کے سماعت کرتے تھے
 اور جبرئیل نظر نہیں آتے تھے فضیلت حاکم ابن سبیب سے روایت
 کرتے ہیں کہ ابو بکر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے
 میں زیر کی تھے کہ ان سے ہر امر میں مشورت کرتی اور دوسرے عارضہ تھے
 اور دوسری عرش پر میں تھے اور دوسرے حجر میں اور کوئی
 اصحاب حضور میں ابو بکر کے حضرت نزدیک پیش قدمی نہیں کرتے
 فضیلت بخاری اور مسلم ابی موسیٰ اشعری سے روایت کی ہیں
 کہ جب شدہ مرض وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ ہوا

فرمائی کہ ابو بکرؓ کو حکم کرو کہ نماز پڑھاوی اور میون کو بی بی عائشہ
 عرض کی یا رسول اللہؐ ابو بکرؓ نرم دل ہیں جب آپکی مقام پر جاؤگی
 نماز پڑھنا سبکی طاقت نہیں کہیںگی پھر حضرت بی بی کو وہی حکم
 فرمایا کہ تم مانند عورتوں یوسف کی ہو ابو بکرؓ حیات میں رسول
 اللہ کی نماز اور فرمائی اور سیر میں یہ قصہ کئی طرح سے مروی
 اور یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مہاجر و انصار کے
 حضور میں فرمائی فضیلت حذیفہ سی مروی ہی کہ فرمائی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بعد ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقدار پورے
 کرو اور حق تعالیٰ سوائی ابو بکر صدیقؓ کے کسی کو لفظ اتقی سے
 خطاب اور اولی الفضل منکم کا ارشاد نہیں فرمایا فضیلت
 و اتقی حضرت بی بی عائشہ صدیقہ اور ابن عمر اور سعد ابن مسعود

وغیرہم روایت کی ہیں کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی پیر کے روز باروین تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ گیارہویں
 ہجرت سی ابو بکر صدیق بیعت کئے گئے جب وفات رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا مسلمان مرتد ہوئی عمر بن خطاب رضی
 اللہ عنہ ابو بکر صدیق کی خدمت میں عرض کی کہ اے خلیفہ رسول اللہ
 لوگ کہتی ہیں کہ ہم ناز پر لگی گزر کوۃ نہیں دیوینگے آپ دیوں کے
 زرمی کرو گے واسطے کہ لوگ مانند جانوران وحشی کی ہیں حضرت
 ابو بکر صدیق عمر بن خطاب کو جواب دے کہ میں تم سے نصرت اور
 مدد چاہتا تھا تم واسطے خرابی کے آئی ہو سختی کرنی والی تھے
 تم ایام جاہلیت میں اور خرابیے کرنی والی ہو تم اسلام میں کون سے
 نوع سے تالیف قلوب کروں میں یا جا دو یا شاعری کا تالیف

کروں فوسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک دنیا فرمائی اور وہ
 منقطع ہوئی اور خدا ہی جل شانہ کی قسم ہی کہ البتہ میں جاہ و گنا
 اس شخص سے کہ زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تمہ
 دیتا تھا اگر اب دیو گنا چمن تیسرے کیفیت میں وفات حضرت
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث عبد اللہ بن مسعود روایت
 ہی کہ خسوف و قات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا اور
 انصار خلافت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کلام کی حضرت
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انصار کو فرمائی کہ تم تیا ہوں میں
 نکلو آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کو واسطے
 امامت کی حکم فرمائی پھر کون تمہا رہی میں چاہتا ہی جو برس
 پر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم فرمائی وہاں سے دور کرے

انصار جواب دہی کہ ہم تمام لوگ اپنی اپنی لفسون لو بہتر نہیں جا
 اور ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتی ہیں حدیث ایک روایت
 میں ہے کہ بیعت میں ابو بکر صدیقؓ کی قریش سے کوئی باقی نہیں رہا
 اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ وزیر و طلحہ و خالد بن سعید
 رضی اللہ عنہم بیعت باقی رہی حدیث سعید بن المسیب سے
 روایت ہے کہ جس وقت وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مدینہ میں بیک زلزلہ یعنی اواز نوحہ و فغان کے محیی ابو قحافہ
 سب شور کا دریافت کی حاضرین کیفیت وفات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کے پھر ابو قحافہ کہی کہ امر بزرگ واقعہ
 کون شخص رسول اللہ کا خلیفہ ہوا لوگ کہی کہ فرزند تمہاری ابو بکرؓ
 ہوئی ابو قحافہ کہی کہ ابو بکر کی خلافت پر نہ منافا اور اولاد نہ

راضی ہوئی حاضرین جو ابدمرہ نامی نب لوک راضی ہوئی ابو جابر کہی
 کہ جس چیز کو کہ حقتعالیٰ کسی شخص کو از رانی فرمائی کوئی شخص مانع اسکا
 نہیں ہو سکتا ہی اور سیدہ الکذاب جو دعوت کی گئی تہا ابو بکر
 صدیق اسکو اور جو مرد و بی دین ہوئی تہے قتل فرمائی اور حضرت
 خلیفہ اولیٰ سبب خوف فوت ہوئی صحابہ کے قرآن شریف کو
 زبان نے صحابہ کی جمع فرمائی فضیلت ابن عمر رضی اللہ عنہما سی
 روایت ہی کہ سبب فوات ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وفات کرنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ اس دن سی حضرت ابو بکر صدیق ماتوا
 ابو ضعیف ہر روز زیادہ ہوتی تھی بیان تک کہ اپنی محبوب سے
 موصالت فرمائی کیفیت فوات واقعی اور حاکم بی بی عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہیں کہ ساتویں تاریخ جماد الثانی

میں ہر کے روز موسمستان میں ابو بکر صدیق غسل کی بجز غسل کی
 بخار شدت پندرہ روز آیا کہ نماز چاشت کے پیر مانی کی طاقت پیر
 اور بائیں وین تاریخ جادی الثانی منگل کی شب رخت فی مانی اور
 دفن کئی اور خلیفہ رسول اللہ مرض الموت میں صحابہ سے مشورت کر
 حضرت عثمان غنی کو طلب فرما کر وصیت نامہ عربی زبان سے لکھوا
 اوپر اسکی ہر اپنی حضرت عثمان کی بات سے کروا باہر نکالی صحابہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مضمون سے اس صحیفہ پر بیعت کی کہ اس
 جسکا نام ہی ہم اپنی خوشی سے بیعت کو انکی قبول کی تاریخ و قات
 سیرت محمدی میں مذکور ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بائیسویں تاریخ
 جادی الثانی جمعہ کی دن عشا کی وقت وفات فرمائی اور وصیت فرمائی
 کہ اسما بنت عمیر بعد موت کی غسل دیوین حسب وصیت اسما غسل

اور عمر بن خطابؓ نماز پڑھی پھر اوشی شب کو حجہ ربی بی عایشہ صدیقہؓ
 انوش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دفن کی رسم جو حریرہ میں
 کفار دئے تھی تاثیر کیا اور آخر حیوٰۃ میں حضرت عثمان بن عفان
 رضی اللہ عنہ کو طلب امر فرمائی کہ وصیت نامہ لکھیں مضمون اسکا یہ
 وصیت نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما عہدا بوکر بن قحافہ
 فی آخر عہدہ من الدنیا خارجا منها حیث یومن الکافر ویوقن الفاجر
 ویصدق الکاذب انی استخلف علیکم عمر بن الخطابؓ سمعوا و اطعوا
 لم تدور رسولہ ولدینہ ونفسہ وایاکم خیر فان عدل فذلک ظنی
 وعلیمی وان بدل فلکل امر بانوی و الخیر اردت ولا اعلم الغیب
 وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون والسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ
 جب حضرت عثمانؓ سے کتابت فارغ ہوئی مہر خلیفہ کی اوپر اسکی

اور تمام اصحاب موافق لکھی صد رجبیت کئی استیعاب میں لکھا
 ہی کہ نقش مہر ابو بکر صدیق کا عبد ذلیل یوب جلیس تھا اور بروایت
 زبیر کے نعم القادر اللہ تھا اور سیرۃ محمدی میں مذکور ہی کہ نقش مہر
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عبد ذلیل رب جلیس تھا اور وقت
 وفات کی ایک مہم نہیں تھا اور ایک سو بیالیس حدیث مروی ہی
 اور تاریخ خلفاء میں ایک سو چار مسطور کی ہین چہرہ شریف
 بی بی عائشہ صدیقہ سے شمایل مبارک میں خلیفہ اولی کی تاریخ خلفاء
 مروی ہی کہ ایک جل جہتی عرض کیا کہ شمایل مبارک ابو بکر کو وصف
 کرو بی بی فرمائی کہ تھی ابو بکر سرخ سفید رنگ صاف رخسارہ کو کہیں
 کہ ازازیر ہوتی چہرہ مبارک پر دو گین ظاہر حدقہ چشم اندر کئی ہنوی من
 بالیدہ صاف نور وایت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے

مروی ہے کہ ابو بکرؓ نے ہندی سے خطاب کرتی تھی روایت ہے کہ
 رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے
 تشریف فرما ہوئے اصحاب میں سفید لہجہ سوای ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 کوئی دوسرا نہیں تھا چمن چوتھا کرامات میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
 عنہ کی کرامت ابو بکر صدیق مرض وفات میں فرمائی کہ اگلی شب
 بتکرار خدا تعالیٰ سے میں امر خلافت کی تقریر میں استخارہ کیا کہ مشیت اللہ
 جسطرف ہو وہی مجھ کو توفیق ہو اور میں دروغ نہیں کہتا ہوں کونسا
 شخص عاقل وقت ملاقات خدا تعالیٰ کی دروغ اور اقرار خدا پر کرے گا
 حاضرین عرض کی کہ آپ خلیفہ رسول خدا کی ہواگی ارشاد میں جو آیت تصدیق
 کی کسی کو محل انکار کا نہیں خلیفہ فرمائی آخر شب میں مجھ کو خواب غالب ہوا
 دیکھا میں خواب میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو جامہ سفید پہنکر تشریف

فرماہیں اور اطراف حضرت کی جامہ مبارک کو جمع کرتا ہوں تاکہ ان
 وہ دو جامہ سفید بزرگوں کی اور بہت شدت چمکنی لگی کہ ناظرین کی
 نظر نہیں تہرتی تھی اور دو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 دو جوان نہایت مشکیل صاحب حسن اور جمال پوشاک عمدہ
 پہنی ہوئی حاضرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو سلام فرمائی اور مصافحہ
 سی مشرف فرما دست مبارک میری سینہ پر رکھی خفقان اور ضبط راہ
 مجھ سے دور ہوئی پھر فرمائی کہ ای ابو بکر اشتیاق ہمارا تمہارا
 ملاقات کی واسطے بہت ہو گیا وقت نہیں ہوا کہ تم میری پاس
 آؤین خواہیں ایسا رویا میں کہ اہل مکان اس سے مطلع ہوئی پھر عرض
 میں کہ واشوقاہ الیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب فرمائی
 کہ وصال تمہارا اب قریب ہی خدا تعالیٰ تم کو تفرخلاق میں اختیار

دیا ہی عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ اپنا اختیار فرماؤ میں اسے دہوں
 کہ والی رعیت کرو عمر فاروق قومی کو آسمان زمین میں وہ بہتر
 اور پاکیزہ ترین روزگار ہی پھر ارشاد نبوی ہو کہ تمہارے مرد و گاراؤ
 وزیران میری ہیں دنیا میں بعد وفات کی ہمسایہ ہیں بہشت میں تم
 پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام فرمائی اور وہ دو جوان
 سلام کر کہی کہ تم خلاصی پائی کروہ سے اور دنیا اور آخرت میں
 تم صدیق ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ
 ماں باپ میری خدہ ہو میں بہ دو مرد کون میں فرمائی رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کہ یہ نیک و شکران جبرئیل اور میکائیل میں ناگہان
 جواب بیدار ہو میں کہ است بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
 مروی ہی کہ بعد وفات ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بعض اصحاب کے

مقابلہ شہداء میں اور بعضے تجویز کی کہ بقیع میں اور میں جا ہی کہ حجرہ
 پہلو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دفن
 رہیں اس اختلاف میں خواب غفلت غلبہ کر ہی تاکہ ان ایک آواز
 سب حاضرین نے کہ جیسے کہ جیسے ملاوین جسے کہ جو لوگ مسجد
 میں تھے وہ یہی سماعت کیے کہ مدت وقت وفات کی ابو بکر
 عدیق وصیت فرمائی کہ بعد میری مرگی ملاش کو رو برو دروازہ
 روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لجا کر عرض کر کہ السلام
 علیک یا رسول اللہ یہ ابو بکر در مبارک پر آپ کی حاضر ہی در جواب گے
 اجازت ہوئی اور دروازہ کھلا دیا ملاش کو میری حجرہ مبارک میں
 لجاوین نہیں تو بقیع میں دفن کر و بعد وفات کے حسب وصیت
 اقل کی ہنوز کہ وہ کلمات تمام نہیں ہوئی تھی کہ پردہ دور ہوا اور

اواز نکلی اور جواب آیا کہ جبکہ طرف جیب کے لائیو کر امت

دلائل النبوة میں ایک ثقافت سے حکایت ہے کہ کہی انہوں نے

کہ ہم تین شخص نہیں کہ طرف متوجہ ہوئی ساتھ ایک شخص کو تھی

خلیفہ اعلیٰ اور خلیفہ ثانی کے شان میں بدگستاہی ہر چند کہ نصیحت کے

ہم فائدہ مند نہ ہو آخر نزدیک میں کے پہنچ کر شب کو اقامت کر کے

صبح کو بعرم سفر وضو کو اوس کو فی کو بیدار کئی ہم وہ شخص بیدار ہو کر

کہا کہ افسوس میں اس دشت میں تھے جدارا اب تم مجھ کو ہوشیا

کئی خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالین پر سیر ہے

تشریف فرما ہوا رشا و فرمای کہ اسی فاسق خدا تعالیٰ فاسق کو خراب

کری تو اس صحرا میں سب ہو گا ہم تمام لوگ کو فی کو کھی کہ خرابی تری

ہی جلد اٹھہ اور وضو کر کو فی اٹھہ کر اٹھہ یا انون جمع کیا نا کہاں کیا نظر

ہم کہ سرکشتان اسکی مانند بند صحرائی کے ہوئی اور ان واحد میں تمام
 بن اسکا مانند بندر کی ہو گیا ناچار اسکو اسے شتر کی پانوں سے
 باندھ کر راہی ہوئی ہم جب اعتاب بغروب نایل ہوا جنگل میں
 بہت سی بند نظر آئی کوفی رسن کو توڑ شرارت کر ہمراہ باندروں کے
 ہو ہلکے نگاہ کر بہت روٹا با ہم مشورت کئی کہ کام ہمارا بد ہوا وہ۔
 انسان تھا ہلکے اذیت دینا اب دوسری بندروں کی ساتھ کیا کریگا۔ جب
 روز آخر ہوا ہمراہ باندروں کی ہلاکیا نعوذ باللہ من شرور انفسنا و
 من سیات اعمالنا و من سوء انجام کرمیت و لایل النبوه میں ایک
 اکابر سے منقول ہے کہ کہی انہوں نے کہ ایک ہمسایہ ہمارا تھا کہ
 جناب میں امیر المؤمنین خلیفہ اولی اور ثانی کی بی ادبی از حد کرتا
 ایک شب رسول اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھیا کہ حضرت ابو بکر

جانب رست میں اور حضرت عمر فاروق جانب چپ میں حاضر
 عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ہمسایہ شان میں
 آنے و صحابہوں کی بی ادبی کر کے مجھ کو اذیت دیتا ہی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ جا ہمسایہ کو مار صبح کو خواب بیدار ہو کر
 اسکی مکان کو گیا میں کہ خواب اسکو اطلاع کروں تاکہ ان مکان سے
 اسکی آواز ماتم کی معلوم ہوئی دریافت حال سے معلوم ہوا کہ
 کوئی شخص اسکو مار ڈالا ہی پھر پلٹ آیا میں گلزار دوسرا
 کیفیت و حالات و فضائل میں جناب امیر المومنین
 سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چمن بہار
 کیفیت اسلام میں غواصان بحر اخبار محمدی غوطہ زنی کر ذکر
 میں عمر فاروق کی گوہر مقصود کو کف مطلوب قرطاس میں لایون ہشت

تحریر میں منسلک کئی ہیں کچھ نسب شریف حضرت عمر بن خطاب کا
ایسا ہی کہ عمر بن خطاب بن نوفل بن عبد العزی بن یاح بن قطن بن
بن عدی بن کعب بن لوی اور حضرت عمر کا نسب شریف ستائیس
سال کا تھا کہ اسلام لائی اور سن تیرا عام فیل میں نولہ ہوا اور اشرف
قریش سے تھی اور سبب اسلام حضرت عمر فاروق کا یہ ہوا کہ جب
آیۃ شریف انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب
جہنم انتم کھا واردون نازل ہوئی ابو جہل اس آیت کو سماعت
کر بولا کہ ای گروہ قریش محمد نکو اور تمہاری اللہ کو دشنام دیتی ہیں
عقلات تمہاری کو نادان احمق شمار کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ معبودان تمہارا
ہیں ہم جہنم کی ہیں جو شخص کہ محمد کو قتل کریگا سو شتر سبز بال اور شتر
سیاہ بال اور ہزار اوقیہ طلا اسکو انعام از زانی کرونگا حضرت عمر

کہ ہنوز شرف اسلام فائز نہ ہنوی تھی ابو جہل لعین سے عہد پیمان
 اور لاتوغری کی قسم لیکر خانہ کعبی میں کہیں نہ نہایت کلان
 ہتاگو اور کہی اور شمشیر تیر و کان ہراہ لیکر بعزم قتل محمد مصطفیٰ
 و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہی کہ خدایتعالیٰ مالک و سرکار انکا
 حافظ اور نگہبان تھا متوجہ ہوئی غافل سعادت ازلی دارین سے
 اپنی حکم بفعل اللہ معاشاء و یحکم مسایرید اشارہ من
 ایک شخص نے زہیرہ کے ملکہ پوچھا کہ اسی عمر کہاں کا ارادہ کر جاتی ہو حضرت
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جواب دی کہ واسطے قتل کرنی محمد بن عبد اللہ
 کی جاتا ہوں وہ شخص جو ایسا کہ اگر تم محمد کو قتل کرو گی نبی ہاشم اور بنی
 زہیرہ سے کیسا امن میں ہوگی عمر فاروق جواب فرمای کہ شاید تم
 ان پیمان لای ہو اس نے کہا کہ زیادہ عجب کی امر سی تلو میں آگاہ

کرتا ہوں کہ تمہاری پہنوی اور بہن تمہاری دین سے روگردانی کر محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی میں عمر فاروق سماعت کر
 کہی کہ اس امر کو کیا یقین کروں وہ شخص جو اب دیکھتا ہے تمہارا وہ نہیں کہاں گئی
 پھر عمر انکی مکان پر گئی دروازہ مکان کا بند تھا اور خباب سے وہ نوج و
 زوہ سورہ طہ کو یاد کر رہی تھی حضرت عمر دروازہ کی نزدیک جاسی
 کہ کچھ آواز آرہی ہی پھر دروازہ ماری ہمیشہ حضرت عمر کی خباب کو تو
 کر دروازہ کہولی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکان میں اگر تفسار فرمائی
 کہ یہ آواز کیا تھی انہوں نے کہا کہ ہم آپس میں کلام کرتی تھی حضرت عمر
 فرمائی کہ تم گمراہ ہوئی ہو پہنوی حضرت عمر کو کہی کہ ای عمر سو ادین تمہارا
 دوسرا دین اگر حق ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ برہم ہوا کہو بیت ماری
 ہمیشہ حضرت عمر کی اگر شوہر کو اپنی حضرت عمر سے دور کی حضرت عمر

انکو بھی ماری وہ بی بی غضبانہ ہو کر کہی کہ دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہی اور کلمہ پڑھی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ
 اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ بَعْضُ رَوَايَاتٍ مِّنْ كُنْزِ كَبِيْرٍ
 ہمیشہ حضرت عمر کی خون نکلا حضرت عمر کو وقت ہوی بعد تامل کی
 فرمائی کہ وہ صحیفہ کہاں ہی جھکودیتو تا دیکھو نہ ہمیشہ حضرت عمر کی
 بولی کہ قرآن شریف کو بی وضو ماتہ نہیں لگانا اور تم ناپاک ہو
 اٹھو وضو غسل کرو عمر وضو کی اور سورہ طہ کو ماتہ میں لیکر پڑھنا
 شروع کی جب بیان تک پہنچی کہ اِنِّیْ اَنَا اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا
 اَنَا فَاَعْبُدْنِیْ حضرت عمرؓ بی اختیار ہو فرمائی کہ محمد رسول اللہ
 کہاں ہیں جھکوراہ بتاؤ خواب اس قول کے سنتی ہی پوشیدہ
 جامی کے نکل کہی کہ مبارکبادی ہو تمکو کہ پنجشنبہ کی رات کو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائی کہ اے نبی بار تعالیٰ عزت دی اسلام کو
 عمر بن خطاب یا عمر بن شام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اس وقت ایک مکان میں کچھ نزدیک صفا کی تہا رونق بخش ہے اور وہ
 منازل یورپی تھی اور دروازہ پتھر کا اور کچھ وغیرہما اصحاب حاضر تھے
 ہمزہ عمر فاروق کو کہ اے نبی ہے نظر کر فرمائی کہ اگر عمر بارادہ خیر آیا
 بہتر نہیں تو اس کو قتل کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 عمر سے ملاقات و معائنہ کر فرمائی کہ اے عمر اگر ارادہ تمہارا یہی جو عمر
 کہ مغیرہ ابن شعبہ وغیرہ کو پہنچی تلو بھی پہنچگی حضرت عمر دست مبارک
 پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلام لاکلمہ شہادت پڑھی اور
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئی کہ یا رسول اللہ
 کفار ظاہر بت پرستی کریں اور آپ پوشیدہ دعوت فرماتی ہیں

اس روز سے دین اسلام ترقی پایا اور یہ واقعہ ماہ ذی الحجہ سن ۶۱۰
 میں ہوا اور حضرت عمر عدوی اربعین کو اہل اسلام کی پورا فرما سی ^{خطاب}
 میں بلال ابن ریحانسی فر قوم ہی کہ کہی بلال عمر چالیس مرد اور گیارہ ^{تخت}
 کی بعد اسلام لائی مگر اول صحیح و مشہوری روایت ترمذی
 عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئی ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما ہی تھے کہ ای اللہ عز وری اسلام کو عمر بن ^{خطاب}
 ویا عمر بن خطاب ^{روایت} احمد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
 سی روایت کئی ہیں کہ فرمائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ میں واسطے
 پی ادبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارادہ کر نکلا نظر کیا میں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اگے مسجد شریف میں رونق بخش ہو
 سورہ فاتحہ شروع کئے ہیں میں آہستہ سے حضرت کے عقب میں ^{کھڑی}

ہو قرآن شریف سماعت کر لیا کہ واللہ یہ شاعر ہی صیاق قریش بہت
 میں بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیتہ انا لَقَوْلُ رَسُولٍ
 کَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ رِجْزٍ مِّمَّنْ يَبْدُو سَمْعِ اسْتِمْعَانِ
 دین میری اسلام واقع ہوا چمن و سر فضائل میں سیدنا
 امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی
 قضیلت ابن عساکر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت
 کئی ہیں کہ فرمائی تمام صحابہ پوشیدہ ہجرت کئی مکر عمر علانیہ حضرت عمر
 نیت ہجرت کشمشیر گردن میں ڈال تیر و کمان بازو لگا سنان ٹاٹھ
 میں نے نزدیک کعبہ معظمہ کی اگر نماز و طواف ادا کر کفار قریش کو کہہ ہو
 حاضر تھی نزدیک جا کر فرمائی کہ شامت الوجہ کا ارادہ ہو وی
 کہ ماں اوسکی دوی لڑکی یتیم ہوں اور جو رو بیوہ ہو وی سوای اس
 مقام

میری سی ملی کوئی کافرون کے اس وقت جرات نہیں کیا فضیلت
 بخاری اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک روز خواب میں دیکھا میں جنّت کو کہ اس جنّت میں
 ایک مکان ہی گوشہ میں اسکی ایک عورت وضو کر رہی ہی کہا میں
 کہ یہ مکان کس کا ہی اہل مکان جواب دہی کہ یہ مکان عمر کا ہی غیرت کو
 تمہاری یاد کرو پس آیا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت رو کر فرمایا
 کہ ایسی غیرت ہی یا رسول اللہ فضیلت بخاری اور مسلم عبد اللہ
 ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک روز خواب میں دیکھا کہ میں دو وہ پتا ہوں جسے کہ ماخون
 سے میرے رطوبت اسکی جاری ہوے بعد اسکے عمر کو
 دیا میں صحابہ عرض کئے کہ تعبیر اسکی کیا ہی فرمائی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فرمائی تھیں اسکی علم ہی فضیلت بخاری
 اور مسلم ابو سعید خدری سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اگر روزِ جزا میں دیکھا آدمی تو کہو بعضی انکو سینی تگ قمیص اور بعضی کو
 تاف تگ تباہ کر دو دیکھا میں کہ قمیص انکا زمین تگ لگا ہوا تھا صحابہ
 عرض کئی کہ تعبیر اسکی کیا ہے فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فرما
 کہ تعبیر اسکی دین ہے فضیلت بخاری اور مسلم سعد بن ابی وقاص سے
 روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اوست
 پاک کی کہ جان میری اسکے ماتہ میں ہی کہ ہر کو چہ و برزن میں کہ
 شیطان ای عمر تم سے ملتا ہی پھر اس کو چھین نہیں چلتا دو سر کو چھینے
 کھل جاتا ہی فضیلت بخاری ابو ہریرہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ کی پیغمبروں کی امت میں لوگ ہوتے تھے

کہ حق تعالیٰ انکو الہام کرتا تھا اگر میری امت میں کوئی ہوتی البتہ عمر ہو
فضیلت ترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی ویت کئی ہیں کہ
 فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ امر حق کو عمر کی زبان اور
 دل پر نازل کیا ہی راوی کہتی ہیں کہ آیت شریف کسی کی مقدمین
 جب نازل ہوتی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہ آیت موافق
 رای عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نازل ہوئی فضیلت ترمذی اور جا
 حقیقہ بن عامر سی وایت کی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میری
 بعد کوئی پیغمبر ہوتا البتہ عمر و غیر خدا کا ہوتا یہ فضیلت ترمذی بی بی عائشہ
 رضی اللہ عنہما سی وایت کی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دیکھتا ہوں میں شیاطین اس اور جن کو کہ عمر سی بہا کہتے ہیں
فضیلت بزار ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ عمر خرواغ ابن حنت کا ہی یہ صلیت
 طبرانی اوسط میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں جس میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں حاضر ہو عرض کی کہ یا رسول
 اللہ عمر کو میری طرف سلام فرمائی اور انکو خبر دینے کے غضب تمہارا
 مخاہی اور رضا تمہاری حکم ہی فضیلت ابن عباس کہ ابن عباس رضی
 اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام
 تمام آسمان کے عمر کے بزرگی کرتے ہیں اور تمام شیطان زمین کے عمر سے
 بہا کتے ہیں فضیلت طبرانی اور ویلی فضل سے روایت کئی ہیں
 کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق بعد میری ہمراہ عمر کی ہی
 جس جانی کہ رہی فضیلت بخاری اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ایک شب کو خواب میں دیکھا میں کہ دلو یک چہ پر رکھا ہو ہی اس چہ
 جس قدر خدا تعالیٰ عالم سید میں پھر ابو بکر اوس لو کو لی ایک یا
 مرتبہ سیدی اور انکی کشش میں ناتوانی ہی حق تعالیٰ انکو مغفرت
 پھر عمر بن خطاب اس لو کو لی بہت سیدی کہ تمام شہ لوک سیر
 ہو گئی نووی کتاب تہذیب میں لکھی ہیں کہ اشارہ خلافت
 ابو بکر کی اور ترقی اسلام و حصول فتح و فتوح ممالک اعلا کلمتہ اللہ
 زمانہ خلافت میں عمر بن خطاب کی ہی فضیلت طبرانی اوسط
 ابی سعید خدی سے روایت کئی ہیں کہ فرمای رسول اللہ علیہ وسلم
 جو شخص کہ عمر سی عداوت رکھی گویا کہ مجھ سے عداوت رکھا اور جو
 عمر سے محبت رکھا گویا وہ مجھ سے محبت رکھا اور حق تعالیٰ شب عرفہ
 آدمیوں سے مباہلہ عام کیا اور عمر سے خاص مباہلہ فرمایا اور ہر کسی

ایک محدث ہوتا ہی اگر میری مُت میں محدث ہوئی البتہ عمر ہوگا
اصحاب عرض کئے کہ یا رسول اللہ محدث کیا ہی فرمائی سول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ محدث فرشتوں کا کلام کرتا ہی فضیلت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائی کہ زمین پر عمر سی زیادہ دوست میرا
کوئی نہیں ہی فضیلت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مرض الموت
میں عرض کئے کہ تم عمر کو خلیفہ مقرر کئی ہو اگر خدا تعالیٰ تم سی چوہی
کہ تم کو خلیفہ کئی ہو کیا جواب تم دوگی فرمائی صدیق کہ جناب
الہی میں عرض کرونگا کہ عمر کو انہیں سے جو بہتر اور برتر تھا میں کو
خلیفہ مقرر کیا ہوں فضیلت ابن مسعود فرمائی کہ اگر علم عمر کا ایک
علم تمام اجیاد ارض کا تو لاجاوا البتہ علم عمر کا زیادہ ہوگا فضیلت
احمد اور بزار اور طبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہے

کہ فرمائی ابن مسعود فضیلت عمر بن خطاب کی دوسروں پر چہاڑو
 سی ہی اول یہ قید بیان ہو کہ عمرؓ نے تجویز قتل کی کہی خدا تعالیٰ
 بہی موافق راہی انکی آیہ شریفہ لولا کتاب من اللہ سبق الخ
 نازل فرمایا دوسرا مقام یہ کہ عمرؓ پر وہ کرنا عورتوں کا تجویز کی
 حق تعالیٰ ہی آیہ حجاب فاذا سلموا من متاعا فسئلوا من من وراء
 حجاب نازل فرمایا تیسرا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے
 اسلام عمر بن خطاب کے دعا فرمائی چوتھا تجویز فرمانا حضرت عمرؓ کا
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واسطے خلافت کی اور اول بیعت کرنا
 عمرؓ کا فضیلت ابن عمر رضی اللہ عنہما سی و بیست کہ عمر بن خطابؓ
 لشکر واسطے جہاد کی روانہ فرمائی اتفاقاً اکیڑ حضرت عمر بن خطابؓ
 روز جمعہ کا پڑھ رہی تھے ایک آواز فرمائی کہ یا ساریۃ الجبل الجبل حاضرہ

استماع بسی اس قول کی متحیر ہوئی جب شکر فتحیاب ہو آیا حال اسکا
 معلوم ہوا کہ ساریہ سرگرداں شکر کی تھی وقت مقابلہ کفار کی غاص
 ہڑی تھی اور کفار غضب انکی دڑہ کوہ میں پوشیدہ ہی تھی جب
 قرآن خطاب فی اللہ عنہ کی پہنچی ساریہ کفار ان قابو جوسی مقابلہ کر گیا
 ہوئی اور یہ قصہ محدثین کے نزدیک بہت مشہور ہے فضیلت تاریخ
 خلفا میں قنادہ سی ہر قوم ہی کہ آیام خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 واسطی تعلیم دین و ادب آدمیوں کی قیصں پوندار کہ بعضی ہونڈ چری کے
 تھی ہن کر دڑہ ماتہ میں لیکر راہ سی گذرتی فرماتی تھی اور آیام خلافت
 میں بہت سی ممالک فتح ہو دخل ملاد حکومت اسلام ہوئی جسا کہ
 سیر پوشیدہ نہیں ہے فضیلت لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 عنہ کو خلیفہ رسول اللہ کہتی تھی اور ابتداء خلافت میں حضرت عمر کو

خلیفہ خلیفہ رسول اللہ کہتی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمائی کہ یہ مضمون
 ورازی تم پر مشکل اور دشوار ہو گا مقولہ اس قول کا بعدہ باختلاف
 روایت جیسا کہ نیلور احادیث میں مذکور ہے اصحاب رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم لقب حضرت عمر کا امیر المؤمنین تجویز کی اور وہی شایع
 اور مشہور ہو اور سن اور تاریخ ہجرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مقرر اور بیت المال کو جمع علیحدہ کرنا اور صلوة تراویح و قیام شہر رمضان
 شب میں اور تحریم تعدا اور آم ولد کی بیع کی ممانعت اور جمع کرنا نماز
 جنازہ میں اچھو نکو اور چار تکبیرات نماز جنازہ میں اور وفرداری
 ممالک کی اور لینا صدقات کا اور زکوٰۃ لینا اسپونکا اور قافیون کا
 مقرر کرنا وغیرہ ایام خلافت میں اپنی حضرت عمر مقرر فرمائی یہ
 تاریخ خلفاء میں اپنی امامہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ

ایام خلافت میں مال سی کچھ تصرف میں اپنی نہیں لاتی جب بہت
 پہنچی اصحاب فرمائی کہ امر خلافت میں شغل میں کرنا ہو تو رو مشا
 نہیں کر سکتا ہوں میری واسطی کچھ بہت مال سی مقرر کر و حضرت علی
 رضی اللہ عنہ فرمائی کہ صبح و شام کا طعام لیو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 موافق تقرر حضرت رضی اللہ عنہ کی بقدر طعام دو وقتہ کی بہت
 مال سی لیتی تھی استیعاب میں مذکور ہی کہ عمر بن خطاب کسی مانت کنندہ
 سی خوف نہیں کرتی مطابق آیت شریف و لایخافون لؤمۃ لکیم
 اور قرآن شریف حبیبی عمر بن خطاب کی چند جانا نزل ہوا حتی کہ
 بعضی روایت میں مقام میں شمار کئی ہیں انہوں سے مقدمہ میں قیدیا
 بدر کی اور حجاب میں اور تحريم خمر میں اور مقام ابراہیم کی آیت کو
 شمار کئی ہیں اور ایک کبار علماء اصحاب کے کہ روایت انکی بہت

علم اصولین قومی شمار کئی جاتی ہی اور ایک عشرہ مبشرہ بالجنتہ او
 اول قاضی اسلام میں اور مسجد نبوی کو کلان تیار فرمایا اور ایام قحط
 میں حضرت عباس رضی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیدہ کر خدا تعالیٰ
 سے دعا چاہی اور حق تعالیٰ اپنی فضل سے استجا دعا کر آب رحمت
 نازل کیا اور اپنی عظمت سے ہر قل سلطانِ روم گریز کیا جس میں نصیرا
 کیفیت شہادت میں حضرت امیر المومنین
 صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 حضرت عمر خلافت پر بعد وفات بوکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر
 ہوئی بائیسویں تاریخ شہرِ حادی الثانی سن تیرہ میں موافق روایت
 زہری کی منشیان اخبار محمدی قصہ تم ہوش ربا شہادت امیر المومنین
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خامہ سیہ جامہ شک زینسی ایسا مرسم کی

کہ جب حق تعالیٰ اذربایجان وغیرہ مالک کو بعضی مبلغ خلیفہ ثانی کی

فتح فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن ۲۳ قمری میں حج فرما کر سن ۲۴

بطح میں نہفت فرمایا سعید بن سب روایت کنی ہیں کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ بطح میں شتر خاص کو تہا کر آب نوش فرما اور دست

مبارک طرف آسمان کی دراز کرد عا فرمایا کہ امی بار تعالیٰ عمر میری

دراز ہو اور طاقت میری ضعیف ہو میری غربت پر اکنده

ہو میری اب میری روح کو ضایع متکر اور زیادہ حیات نکر اپنی طرف

قبض کر راوی کہتی ہیں کہ ذی الحجہ کا مہینا تمام نہیں ہوا کہ حضرت عمر

شربت شہادت نوش کی معدان بن ابی طلحہ سی روایت کیے

ہیں کہ اکیروز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بعد خطبہ کی فرمائی کہ خواب

میں دو دکھا میں کہ ایک مرغ مجھ کو ایک دو چونچ مارا میں حضور ابن

کمان کرتا ہوں لوگ جھکو واسطے مقرر کرنی خلیفہ کی کہتی ہیں خدا
 جل شانہ اپنی دین نبوی کو برباد و ضایع نہیں کریگا اگر جاؤ میں
 خلافت ان پہنچنے کے شورت میں ہی لیے وہ چھ شخص رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی ہو فوات فرمائی مغیرہ ابن شعبہ
 حاکم کوفہ کی تھی جناب امیر المؤمنین کے حضور میں عرضی لکھی میری
 نزدیک ایک غلام ہی بہت کاری گر اگر حکم ہو حضور میں روانہ
 کروں اور فی الحقیقت وہ غلام کاری کری مانند نقاشی و تجارتی
 و حدادی وغیرہ کی جانتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ در جواب
 عنایت نامہ متضمن طلب میں اس غلام کی لکھی مغیرہ حسب امر اس غلام کو
 مدینہ کی طرف روانہ کی اور ایک روایت میں سو درہم دوسری
 روایت میں ایک درہم خرچ اس غلام کا مقرر کی وہ غلام حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو زیادتی مقرر کرنا خراج اپنا ظاہر کیا
 حضرت عمر شمسار خراج اسکا دریافت کر فرمائی کہ خراج تیرا کیا ہے
 نہیں ہے وہ غلام حضور سی خلیفہ کی پر غضب و زنا خوش چلا گیا بعد
 روز کی خلیفہ اوس غلام کو کہ نام اوسکا ابو لو تو تھا طلب کر ارشاد
 فرمائی کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ تو کہا کہ ایک ہی آسیا ہوا کی تیار کرونگا
 ملعون خلیفہ سی پر غضب ہو کیا کہ ایک آسیا ایسی تیار کرونگا کہ
 لوگ اسی قیامت تک حکایت کریں پھر جب وہ ملعون خلیفہ کی حضور سے
 لیا خلیفہ اصحاب فرمائی کہ مجھ سے وہ غلام اپنی وعدہ کیا ہی پھر وہ
 ملعون خنجر و زبان کا کہ دستہ اسکا اوسط میں تھا اپنی زار میں پونڈ
 لڑتے تارک میں اگر گوشہ سی شریف میں پہنان ہو جب صبح کو
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ خواب رحمت سی بیدار ہو کر واسطے بیدار کرنی

آدمیوں کی مسجد شریف میں تشریف فرما ہو اس ملعون کے نزدیک
 ہوئی وہ ملعون تین مرتبہ ہنس خھر کے پوشیدہ کیا تھا مارا اور بعض
 روایت میں چھ مرتبہ مارا اور بار آدمیوں کو مارا کہ چہی انہیں سے شرت
 شہادت پئے اور چہی انہیں سے مجروح ہوئی پھر ایک شخص اسکو چاڑا
 گرفتار کیا آخر اپنی کو وہ ملعون ہلاک کربہم میں جلدی چلے گیا خیرت الینا
 والآخرہ خلیفہ جب مجروح ہوئی صہیب کو واسطے امامت کی امر کی
 اور ام خلافت کو حضرت عثمان اور حضرت علی و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن
 بن عوف و سعد بن بطریق شورہ مقرر کی اور سیرہ محمدی میں باختصار
 مذکور ہی کہ جب خلیفہ مجروح ہوئی آواز فرمای کہ اس گک کو پکڑ لو
 بعضی روایت میں مسطور ہی کہ خلیفہ فرمای فرزت و رب الکعبۃ
 پہونجا میں تم ہی رب کعبہ کی عبد اللہ بن بیریانی باپ کے روایت

کرتی ہیں کہ ایک روز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میری بڑکیہ فرما رہی
 گذری اتنا راہ میں ابو لؤلؤ ملکر عرض کیا کہ آپ میری مولا سی فرما کر
 محصول میرا کچھ کم کرو اسی خلیفہ استفسار فرمائی کہ تیرا محصول
 کیا ہی جواب عرض کیا ایک دینار ماہوار حضرت نے جواب فرمایا کہ یہ
 بہت نہیں ہی پہر خلیفہ ارشاد فرمائی کہ تو میری واسطے ایک سیما
 مزدوری تیار کرو وہ شقی بولا کہ تمہاری واسطے ایک سیما مزدوری
 ایسی تیار کروں کہ مشرق و مغرب میں چلی راوی کہتی ہیں کہ اس ہی
 وقت جہلمو کہشکا ہوا صبح کی نماز کی وقت جب مؤذن اذان دیا
 اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ اسطے نماز کے طرف آدھیونکی برآمد ہوئے
 اور انکو نماز کا امر فرمایا اور سن جگا ابن زبیر حاضر تھی ابو لؤلؤ پوشیدہ
 بیٹھا تھا نا کہان اٹھ کر چہم چہریان مارا کہ ایک اونسی نافر کے نیچے بیچی

اس نے خلیفہ کو کہا میں کیا ہر خلیفہ فی عبد الرحمان کو واسطے امامت
 کی امر کی خلیفہ کو وہ مانسی اُتھا کر دار الخلافت میں سے اسی خلیفہ ہوتے
 فرزند عبد اللہ کو طلب فرما و اسطی تلاش و گرفتار قاتل کے امر فرمائی
 جب خبر معلوم ہوئی کہ وہ ملعون ابو لؤلؤ تھا خلیفہ عربی زبان سے
 فرمائی کہ الحمد للہ مجھ کو ویسی شخص کی ماتہ سی نہیں با کہ وہ کلمہ پڑھتا
 اور اُسی محبت کر ہی بعضے کہتی ہیں کہ ابو لؤلؤ جو کسی تھا اور بعضے
 نصارا کہتی ہیں اور تیرا شخصوں کو مجروح کیا اور بخاری اپنی صحیح میں
 عمرو بن مہموں سے حدیث طویل روایت کی میں مجروح ہونا خلیفہ کا
 وسط نماز میں اور عمر اہ خلیفہ کی تیرا شخص کا مجروح ہونا مذکور کئی ہیں
 تاریخ خلفا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہے کہ ہی ابن عباس
 ابو لؤلؤ جو کسی تھا خلیفہ فرمائی کہ الحمد للہ خدا تعالیٰ قاتل کو میری

اہل اسلام سی نہیں کیا بعدہ عبداللہ ابن عمر کو طلب کر وصیت فرما
 کہ میری ذمہ پر دین مردم کا چھتاسی ہزار ہی اگر مال اہل عمر سی اہل
 نبی حدی سوال کر کے او اگر واکر لے ہے ادا ہو قریش ہی سوال
 کر کی او اگر دو سو سا یہ کہ تم بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے
 جا کر عرض کر کہ عمر اپنے اجازت چاہتا ہی کہ ہمراہ اون وصاحبون
 کے دفن ہو ہی جب عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بی بی خدیجہ کے
 ہو ہی اور عرض کئی بی بی صاحبہ ام المؤمنین ارشاد فرمائی کہ وہ زمین
 میں اپنی دفن کے واسطے رکھی تھی اب دفن عمر کا اپنی دفن پر مقدم
 کری عبداللہ خلیفہ کی خدمت میں جواب بی بی کا عرض کے خلیفہ فرما
 کہ خدا تعالیٰ کا بہت شکر ہی او بہت فرحناک ہو ہی خلیفہ کی خدمت میں
 اصحاب عرض کئے کہ آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر وصیت فرما وین خلیفہ

فرمائی کہ ان شش تن سے کسی کو واسطے خلافت کی زیادہ مستحق
 نہیں دیکھتا ہوں اور خلیفہ اصحاب کے واسطے تقویٰ اللہ تعالیٰ کے
 اور تعظیم مہاجرین اور انصار کی وصیت فرمائی خلیفہ حکیم کو واسطے
 معاہدہ کے طلب فرمائی طبیبت یافت حال کر نیند پلایا بعض
 جراحات سی وہ نیند نکلا بعد اوسکے دو ڈپلایا وہ ہی زخموں کے
 پار نکلا طبیبت بولا کہ شعب صحت کے گزرنا بہت مشکل ہی جب
 خلیفہ کی رحلت قریب ہوئی ارشاد فرمائی کہ بعد میری خلافت
 ان چھ تن میں یعنی حضرت عثمان و حضرت علی و طلحہ و زبیر و سعہ
 و عبد الرحمن مقرر کیا ہوں باہم مشورت کر جو مقرر ہوا انکو خلیفہ کرو
 جب بعد وفات کے مشورت کی خلافت حضرت عثمان بن عفان
 رضی اللہ عنہ پر مقرر ہوئی جب خلیفہ وفات فرما کر رضہ جاودا

اختیار کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لاشرف مبارک کو صحابہ
 ہمراہ بی بی کے خدمت میں بعد سلام لاکر عرض کی کہ عمر اجازت
 چہتا ہی بی بی فرمائی کہ عمر کو اصحاب کے نزدیک یعنی محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق کے نزدیک داخل کرو
 پھر حضرت عمر کو انغوش میں ابو بکر صدیق کے دفن کی عمر بن
 میمون سے روایت ہے کہ ابو لؤلؤہ روزنگ نصرانی غلام مغیرہ ابن شعبہ
 تھا بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جن میں
 بعد شہادت حضرت عمر کے ابیات ماتم کی پڑھی اور خلیفہ دوسرے
 حج پی در پی گئی اور نقش انگشتری مبارک کا و کفی بالموٹ و اعطات
 شمائل مبارک ابن عباس کو ابی رجا بطاروسی شمائل مبارک میں
 خلیفہ کے روایت کئے ہیں کہ تھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

بتقد قامت تندرست او حسین مبارک کے بال نہیں تھے کشاؤ
 وہ بہت سبزی دار چہم خسارہ مبارک سبک تھی اور موچی
 کے بال بہت اور سبج تھے چمن چوتھا کرامات میں حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کے کرامت راوی نقل کرتے ہیں کہ ایام خلافت
 میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مصرفت ہو اعلیٰ
 عمر بن العاص کو حاکم و ناہکا مقرر کر روانہ فرمائی و دنیل کو ایک عادت
 تھی کہ سالمین ایک مرتبہ خشک ہو جاتی جب وہ زمانہ آیا عمر بن عامر ساکنین
 شہری مال سکا در یافت کی اہل مصر جواب دئی کہ عا و اسکی رہی
 کہ سالمین کبنا خشک ہو جاتی ہی ہلوگ بعد بار روز کے ایک دختر
 خوبصوت پاکیزہ پیدا کرنا باب کو اسکے اشرفی و پید کر رضی کہ
 پہر اسکو لباس عمدہ و زیور عمدہ از عمدہ پہنا کر رو و ندین دینے ہیں

عمر بن العاص بولے کہ ایسی عادت اسلام میں موقوف ہوئی دراصل
 تمام قواعد کفاروں کے برباد کرنا ہی پھر اس تاریخ سے تین ہفتے
 ہوئے کہ روڈ نیل جاری نہیں ہوئی اہل مصر ارادہ فرار کا شہر سے
 نئی عمر بن العاص کو مشاہدہ کر حضرت امیر المومنین کے خدمت میں عرض
 لکھی امیر المومنین تحریر فرمائی کہ جو تم کئی ہیں پسندیدہ و خوب ہی اور
 عنایت نامہ میں ایک پارچہ عربی زبان سے لکھی کہ ترجمہ اکائینہ ہی کہ
 عبداللہ امیر المومنین کے روڈ نیل کو بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو و
 اگر تو اپنے طرف سے جاری ہوتی ہی مت جاری ہو اور اگر خدا تعالیٰ
 قہار کی طرف سے جاری ہوتی ہی جاری ہو پھر عمر بن العاص اس پارچہ کو
 روڈ نیل رکھا وہی صبح کو اہل مصر دیکھے کہ سولہ گز معمول سے زیادہ
 پانی جاری ہی اس روز سے وہ معمول موقوف ہوا کہ امت

جس روز کہ امیر المؤمنین شہید ہوئے تمام روز زمین تاریک ہوئی ہاتھ
 کہ کو دکان اپنے باؤں کے نزدیک کر کھتے تھے کہ شاید قیامت
 ہوئی مان انکی جواب دہی کہ یہ قیامت نہیں بلکہ شہادت امیر المؤمنین
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہی کرامت امام متفقہ علیہ السلام
 میں ایک غازی سے حکایت کئے ہیں کہ کہی انہوں نے کہ ایک وقت
 ہم غزا کو جاتے تھے ہمراہ ہمارا ابو حیان نامی غلام نبی تمیم کا ابو بکر ^{صدیق}
 و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے شلن میں باسراو بد کہتا ہر چند کہ پند و ^{نصیحت}
 کئے ہم کار گر نہوا آخر اسکو یک شہر کے حاکم کے نزدیک کہ آشنا رہا میں
 تھا لیجا کر فریاد کی ہم حاکم اسکو اپنے نزدیک تھا کہ تمکو خست کیا
 جب ہم راہ سفر کی لی وہ شخص بھرا یا نہایت شادان و فرحان حاکم
 اسکو خلعت و پوشاک و سپے سرفراز کر خست کیا وہ ہکو دیکھ کر

شہادت کر لیتا کہ ای دشمنان خدا دیکھے کہ مجھ کو نہ مضر نہ بلکہ نفع پہنچا
 ہم کو کہے کہ تو ہمارے سات مت چل وہ ایک طرف اور ہم ایک طرف
 راہ چلتے یکا یکہ شخص حاجت کے واسطے راہ میں ٹہرایک جماعت
 زنبور ونکی اگر اسپر حملہ کری وہ ہم سے مدد گارنی چاہا ہم واسطے
 مدافعت کے ارادہ کی زنبور حملہ ہمارے طرف کی جب ہم کنارہ ہو
 زنبوران اسکو کاٹ کاٹ تمام گوشت پوست اسکا نوش کر قتل
 استخوان سفید چھوڑ دی قولہ تعالیٰ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ کہرا
 اسی کتاب میں مذکور ہے کہ ایک شخص سلف گم کی ایام طفولیت میں
 استاد و راضی تھا مجھ کو تعلیم دیکر تا اور میں خدمت میں سیدنا حضرت ابو بکر
 اور حضرت عمر فاروق کے شانیں دیکھتا تھا اکیس روز خواب میں دیکھا
 کہ قیامت میری تمام لوگ حضرت رسالت پناہ کی طرف جمع کئے

میں ناگہان نظر کیا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں
 میں نے بسیار میں وہ پورے غمید و سیاہ لہجہ حاضر میں حضرت رسالت پناہ
 پر سلام کرتے ہیں میں ہی نزدیک جا کر چاہا کہ سلام کروں ایک
 دوپہر عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ شخص ہمسی کیا چاہتا ہی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم چاہی کہ مجھ کو پکڑ لیوں ناگہان جواب بیدار ہوا میں ریش و ریش
 کے بال گزگئے چارہ بنے اسہی حال میں رہا میں اگروں میرا لکھت و
 بخیاں اعراض خلیتہ میری حال کو دریافت کی پھر تمام حال رو بروا
 ظاہر کیا میں وہ بولے کہ سبحان اللہ تم کس واسطے رو برو حضرت رسالت
 پناہ کے تو بہ نہیں کی اور عفو تقصیر نہیں چاہی کیا تم کو معلوم نہیں کہ مرد
 جس سی پڑھے جاو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 پہنچتا ہی نے احوال سیلابی آتا بہ طلب کب وضو کرنا دو رکعت نماز

مجھ کو پروائی پھر خدا دعا چاہا کہ میں ہی بارِ تعالیٰ غفور رحیم توبہ کیا میں
 فضیلت پر شیخین کے قابل ہوں میں بعد اسکی ایک ہفتہ گذرا کہ وہ مرض
 مجھے زایل ہویش و بروت مجھ کو نکلے اللّٰهُمَّ وَفَقْنَا لِلتَّوْبَةِ
 إِلَيْكَ وَأَلْعَمَالَ الصَّالِحَةِ عَلَى مَارِضَاتِكَ أَيَاكَ نَعْبُدُ
 وَأَيَاكَ نَسْتَعِينُ كَرَامَتِ ائِمَّةِ سَلَفِ ائِمَّةِ
 کتاب میں مرقوم ہے کہ کہی انہوں نے معمول ملتھا کہ بیواری مردوں کو کفن
 و دفن کرتا اگر روز کو فیونین سے ایک شخص مر گیا تھا میں غلام کو اپنے
 واسطے خریدی کفن کے بازار کو بھیجا اور آپ کے نزدیک گیا میرے
 کہ ایک خشت اسکے شکم میں رکھے ہی بعد تہوڑے کے وہ مردہ اٹھکا
 واویلا مچایا میں اسکو کھا کہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ بول وہ مردہ کہا کہ اے
 کلمہ مجھ کو کیا نفع کریگا میں اپنے قوم کے ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما

بدودشت کہتا بعد میرے میرے جاے میری جو دوزخ میں
 ہی بتا اب واسطے عبرت دوسروں کے چھکو خدا زندہ کیا ہی پروردگار
 فرمایا میں حال اسکا دوسرے کو فینو نکو لادو جو اب کہ شیطان اس میں
 کیا ہی گلزار تفسیر اذکر خلافت میں محی اللیالی تلاوت القرآن
 سیدنا حضرت عثمانؓ والنورین رضی اللہ عنہ کی چمن بہار کہتے
 اسلام میں عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
 بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب
 حضرت عثمان قرشی جو اصحاب کہ دعوت حضرت ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کے اسلام لائے ہیں ابو عبد اللہ ابو لیلی کہتے تھے
 بعضے روایت میں ہی کہ ابا عمر بھی کہتے تھے سن چھ عام قبل سے
 تولد مبارک ہوا اور اول طرف حبشہ کی بعدہ طرف مدینہ منورہ کے

ہجرت کے والدہ کا اسم ارومی بنت کریر بنت ربیعہ اور نائیکا
 اسم بیضا ام الحکیم بنت عبدالمطلب ابن ہاشم تھا نہایت فکیرہ و جمیلہ
 چمن و کوسہ افضال میں سیدنا حضرت عثمان غنیؓ و النورین رضی
 اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو صاحبزادے یوں کو اپنے
 یعنی رقیہ و ام کلثوم کو حضرت عثمانؓ کو مرثیہ بعد آخری ترجیح فرما
 جب وہ دونوں بی بی وفات کی فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر
 میری کو تیری دختر ناکتھا ہوتی البتہ عثمان سے عقد کر دیتا اور میں سے دو عقد
 نہیں کیا مگر خدا کے حکم سے اب تم کسیکی دختر سے نکاح کرو اور یوازیہ
 ثالث سبب مرض و بیماری بی بی کی و ام رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے جنگ بدر میں حاضر نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خلیفہ ثالث کا خلیفہ امیر کردلوای اور حدیبیہ میں حاضر نہیں تھے و

اسکی یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر ضروری پر
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طرف مکہ کے ارسال فرما دیا۔
 خیر پہنچی کہ کفار حضرت عثمان کو شہید کئے رسول اللہ صلی اللہ
 وسلم پر غضب بارادہ قتل کفار کے تمام اصحاب و خت ضو
 کے نیچے بیعت لی اور با بیان دست مبارک اپنا حضرت عثمان
 کا مقرر کر دست زہت پر اپنے بیعت کی جا غور کی ہی کہ کیا
 ہوئی پر خیر معلوم ہوئی کہ حضرت عثمان فی والنورین زندہ ہیں
 نہیں ہو گا طر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین میں
 فضیلت اور یک مبشر بالجنۃ اور یک اصحاب شورہ جو
 عمر و واسط خلافت کے مقرر فرمائی اونہیں میں اور قرآن تفسیر
 جمع فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ اس مسجد

لون زیادہ کریگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پانچ مکان خرید کر مہر
 سکی شریک مسجد نبوی کی اور مرتبہ ثانی بعد وفات رسول اللہ
 مدینہ وسلم کے ایام خلافت میں کلان زیادہ تیار کی فضیلت
 خاری اور مسلم بی بی عائشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آہل بیتہ کے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
 مدینہ وسلم کے حاضر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لباس مبارک پہن
 فرمائی کہ تم شرم و حیا سے نہیں کرتے ہو کہ جسی ملائکہ اللہ تعالیٰ
 کے شرم کرتے ہیں فضیلت بخاری ابی عبد الرحمن سلمی
 روایت کئے ہیں کہ جس وقت اہل بلوا حضرت کو حصار کی خدمت
 فرمائی کہ میں تم کو خدائی جل شانہ کی قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم فرمائی کہ جو شخص جیش عسرت کی تجھ پر کرے گا اسکے واپس

جنت ہی جنت کی تہنیر میں کیا اور فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص کہ بیرونہ کو کندہ اور بعض روایت میں حج کہ فرماتا کہ گناہ کے واسطے جنت ہی اسکو ہی میں کندہ کروایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد کی سو تم جانتے ہو یا نہیں اہل بلا و خلیفہ کے مقولہ کو تصدیق کی ترمذی عبد الرحمن ابن خباب روایت کی کہ کہنی انہوں نے جو وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیار ہی جس عسرت کی فرماتی تھے میں حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کے موافق و لا حضرت عثمان غرض کی کہ سو شتر معہ سامان واسطے سفر کے میرے ذمہ پر ہیں اور دو سو وقت دو سو شتر معہ سامان تیس سو وقت تین سو شتر معہ سامان حضرت عثمان غنی اپنا دو سو شتر تیار ہی کی اور ایک روایت میں ساڑھن سو شتر معہ سامان اور چار سو

واسطے سوار کی خریدی کر مجاہدین نے سبیل اللہ کو دئی اور ایک
 روایت میں کہ ہمراہ شتر و فرس کے لئے اوقیہ طلا بھی تھی **فصلیت**
 زردی انس سے روایت کی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 بیعت الرضوان اصحاب کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہما
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں تشریف رکھتے تھے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم فرمائے کہ عثمان رضی اللہ عنہما حاجت پر اللہ اور رسول اللہ کے ہی پرکھ
 مبارک کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا فرض کر دت ثانی سے بیعت کی
فصلیت زردی حاکم اور ابن ماجہ مرہ بن کعب سے روایت
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنہ ماجہ ظہور میں آئیے اسکا
 ذکر الہام غیبی سے ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص چاند اور
 آج اس حاجی سے گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کہ اسو

یہ شخص حق پر ہوگا مراد اُس سے اشارہ طرف بلوا اور شہادت
 ذوالنورین سے ہی راوی کھٹے ہیں کہ میں جا کر تلاش کر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ وہ شخص عثمان بن
 درجواب رسول اللہ نعم فرمائے فضیلت ترمذی اور حاکم نے
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ فرمائے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کہ اسی عثمان شاید کہ خدا تعالیٰ تم کو ایک قمیص پہنایا اگر
 منافقوں ارادہ اسکے چینے کا کریں ہرگز دوزخ نہ پہنچے کہ تم مجھ سے
 یہ ہی اشارہ بلوا سے ہی فضیلت ترمذی روایت ہیں بلوا کے
 روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرما کہ مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم عہد فرمایا میں اس پر ثابت ہوں فضیلت حضرت عثمان
 ہر روز روزہ رکھتے اور میں حج بیت اللہ کے فی سبیل اللہ کے

استیجاب میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ
 یرومیہ کو خرید کر لے گا اور واسطی شرب مسلمانوں کے مقرر کرے گا حتماً
 سکی واسطی جنت میں جا ہی شرب مقرر کرے گا حضرت عثمان یہودی کے
 زدبیک جا کر پیام خریدی کا کی وہ یہودی واسطی فروخت
 عالم کے راضی نہوا آخر اول نصف چاہرومیہ کو خرید کر فرمائی
 کہ اگر چاہے کہ تو دو دو روز اپنے حصہ کے مقرر کریں نہیں تو
 ایک ایک وزنوبت مقرر کریں وہ یہودی ایک ایک وزن پر را
 ہو حضرت عثمان اپنے روز مسلمانوں کو پانی پلانا مقرر کی جب عمرو
 مسلمان پانی لیتے وہ یہودی اپنا نصف حصہ بھی حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ کو فروخت کیا نصف اول بار ہزار اور نصف ثانی
 ہزار درہم کو خریدنے کی فضیلت اسب عقد کرنے

دو صاحبزادیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالنورین کھٹے
 ہیں فضیلت محمد بن سیرین مروی ہے کہ حضرت عثمان ^{اعظم}
 مناسک حج کے بعد انکے حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے فضیلت
 ابن عباس مروی ہے کہ قرآن شریف کو حضرت عثمان اور ^{ابن}
 ترتیب دی فضیلت استیعاب میں مذکور ہے کہ حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ تمام شب میں ایک دوکانہ میں سالم قرآن شریف قرات
 فرمائی چمن تفسیر کیفیت شہادت میں حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ کی جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی فارغ ہو واسطے تقریر خلافت
 کے ایک مکان علیحدہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی مرتضیٰ اور
 عبدالرحمان اور سعد اور زبیر و طلحہ جمع ہو کر مشورت کئے عبدالرحمان

کہے کہ تقرر خلافت کو رائی پر تین شخصوں کے تم مقرر کر وزیر فرما
 کہ میں اپنی رائی کو تابع را حضرت علی کے کر دیا ہوں سعد نے
 فرمائی کہ میں اپنی رائی کو تابع رائی عبد الرحمان کے کیا حضرت طلحہ
 فرمائی کہ میں اپنی رائی کو تابع رائی عثمان کے کیا جب عبد الرحمان
 اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم باقی رہے
 عبد الرحمان فرمائی کہ میں ارادہ خلافت کا نہیں رکھتا ہوں تم
 دونوں سے کون شخص اس خلع کرتا ہی تا کر دیوں ہم ایک
 پر راہ رسول اللہ اور اللہ جل شانہ کے تم دونوں اپنے اپنے نافرین
 فکر و تامل خوب کرو کہ فضل تم میں کا خلیفہ ہو و اور اصلاح امت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح و سعی کرو حضرت عثمان اور
 علی خاموش رہے عبد الرحمان فرمائی کہ اس امر کو میری رائی ہے

کہ میں قسم ہی خدای جل شانہ کی کہ بہتر اور برتر تمہاری ہیں کہ مقرر کیا
 دو نو صاحب نبی پر عبد الرحمن کے راضی ہو پھر عبد الرحمن حضرت
 علی کو فرمائی کہ تم اسلام میں مقدم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قربت رکھتے ہو اگر تم کو میں خلافت پر مقرر کروں عدل کرو اور اگر
 دوسرے کو خلیفہ تم پر مقرر کروں اطاعت اور فرمان برداری کرو علی مرتضیٰ
 و جواب نعم فرمائی پھر حضرت عثمان کی طرف متوجہ ہو وہی عبارت
 کہ جب حضرت عبد الرحمن ان دنوں صاحبوں کے عبدلی حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ کے مات پر بیعت کی اور کیفیت شہادت میں
 حضرت عثمان کے ابن عکرم زہری سے وہ سعید بن مسیب سے روایت
 کے ہیں کہ حضرت عثمان مظلوم شہید ہوئے اور جو کہ انکو شہید کیا وہ
 ظالم جو کہ انکو ذلیل کیا وہ معذوری زہری سے سعید بن مسیب سے کہہ کہ

شہادتِ خلیفہ کا کیا ہی بیان کرو سعید بن سبیب فرمائی کہ جب عثمانؓ
 امرِ خلافت پر قائم ہوئے بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ناخوش ہوئے تھے اور مکروہ جانتے تھے کہ واسطی کہ حضرت
 عثمانؓ اپنے قوم سے زیادہ محبت رکھتے اور ایامِ خلافت میں اپنے
 کہ بارہ سال کی تھی اکثر سنی امید کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 صحبت انکو نہیں تھی والی مالک کا کہ تھی اور ان سے ایسے افعال نہرو
 ہوتے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے کڑا
 کرتے حضرت عثمانؓ ایسے امور پر خلافت ملاحظہ کرانکی تائید کرتے اور
 خدمت سے معزول نہیں کرتے جب حضرت عثمانؓ عبد اللہ ابی سرحؓ نے
 بنی عم کو والی مصر کا تقرر فرما امر واسطی تقوی اللہ کے فرمائی اور کسکو
 شریک کاراؤنکا نہیں کی دو سال تک عبد اللہ والی مصر رہے اہل مصر نے

کی شکایت خلیفہ کے حضور میں لائی اور داد و انصاف خلیفہ سے
 چاہی اور آگے سے خلیفہ کی طرف سے عبد اللہ بن مسعود و ابی ذر غفاری
 و عمار بن یاسر بنو زبیل و بنو زہرہ ماتحوشی و امین رکعتی جب اہل مصر
 کے حضور میں شکایت عبد اللہ بن ابی سرح کی لائی خلیفہ غنائہ
 نامہ سے ابن ابی سرح کے متضمن تجویف و منع اذیت رسانی و عایا کی لکھی
 روانہ فرمائی جب عنایت نامہ عالی خلیفہ ثالث کا عامل مصر کو پہنچا
 جس امور کو کہ خلیفہ منع فرمائی تھی انکار کر حاصل رقمیہ کو مارا اور چو لوگ
 شکایت خلیفہ کی حضور میں لائے تھے ایک شخص کو ان میں سے قتل کے
 واسطے اہل مصر سے ہونے فریاد کنان مصری نکل داخل مسجد نبوی
 کے ہوئے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت
 اذیت رسانی و قتل عامل مذکور کی کی حضرت طلحہ حال عامل اور استغاثہ

اہل مصر کا خلیفہ کے خدمت میں عرض کہ کلام شدید کی اور نبی بی عاینہ نصیحت
 رضی اللہ عنہا بھی خلیفہ کو پیام فرمائی اہل اصحابِ رسول اللہؐ ہاری
 خدمت میں حاضر ہو جو رجوعاً عامل مصر کا عرض کر دینا ہوت غزل عامل کا
 کی تم غزل نہیں کہنے اب وہ عامل تمہارا انہیں سے ایک شخص کو قتل کیا
 اب انصاف داد وہی ان داد خوانان کی کرو اور حضرت علی مرتضیٰ
 رضی اللہ عنہ خدمت میں خلیفہ کے تشریف لاکر فرمائی کہ اہل مصر اور لافظ غزل
 عبد اللہ ابن ابی سرخ کی چاہئے تھی اب خون کا وہ لوگ دعویٰ کرتے
 ہیں اب آپ انکو موقوف حکومت کر انصاف انہیں فرما دین اگر خون
 انکے طرف ثابت ہو قصاص کر خلیفہ فرمائی کہ کسی شخص کو تم تجوز کرو
 کہ اسکو موقوف کر دو سریکو جا میں اسکے مقرر کروں اہل مصر محمد
 بن ابی بکر کبریٰ اشارہ کر عرض کی کہ محمد بن ابی بکر کو عامل مقرر فرما

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محمد بن ابی بکر سی ہمد لیکر عمار بن قریظ
 فرمایا محمد بن ابی بکر بعد سر فراری کے ہمراہ گئے انصار مہاجرین کے
 اہل مصر کو سات لیکر روانہ مصر کے ہونے جب تین منزل دینہ سے
 پہنچے ایک غلام کو دیکھے نہایت پریشان و سرسبز پر سوار سے
 لو یا کسی کو تلاش کر تا ہی اہل قافلہ اس سے پوچھی کہ تو کون ہی اور
 کہاں جاتا ہی آیا تو کہیں سے فرار کیا ہی وہ غلام جواب دیا کہ میں غلام ^{خنیفہ}
 ہوں خلیفہ محکو عامل مصر کر طیف روانہ کی ہیں اس قافلہ میں سے کوئی کہا
 کہ یہ یعنی محمد بن ابی بکر عامل مصر کے ہیں وہ غلام جواب دیا کہ محکو آنکے
 طرف نہیں پہنچے اور انکو خلیفہ کا نہیں کہوں گا پہر وہ غلام راہ لیا محمد بن
 ابی بکر چند شخصوں کو بھیج اسی گرفتار کی جب وہ غلام آیا محمد بن ابی بکر
 اس سے دریافت کی کہ تو کون ہی وہ غلام سرسبز کہہ سکتا کہ میں ^{مدائن}

غلام اور کہہ سکتا کہ میں مروان کا غلام ہوں ایک شخص کو واقف تھا
 بولا کہ یہ غلام امیر المومنین کا بہ تحقیق ہی محمد بن ابی بکر اس غلام پوچھے
 نہ تجکو طرف کے بھی غلام بولا کہ عامل مصر کی طرف پر کہی کسی سے
 وہ غلام بولا رقعہ کے سات وہ بولے کہ رقعہ تیرے سات ہی بولا کہ
 یہ سات نہیں ہی لوگ تالاش کی رقعہ نہیں ملا مگر ایک طرف
 شک تھا کہ وہ حرکت میں خلل کرنا کہو لٹا اسکا چاہے لیکن کون
 نہیں کا آخر اسکو چیرے ناگہان اسہیں سے ایک رقعہ بربر خلیفہ کے
 نکلا نظر کی وہ رقعہ نام عبد اللہ بن ابی سرح کے تھا محمد بن ابی بکر نام
 اہل قافلہ وہاں جریں انصار کو جمع کر رقعہ کہو لے مضمون اسکا یہ تھا
 کہ جسوقت محمد بن ابی بکر اور فلان فلان تمہارے پاس آویں جلدیہ کرتے
 انکوں کو رو اور جو رقعہ انکے ہمراہ ہی مطلق جانو جنگ کے میں حکم کرو

پنے حکومت پر بحال وقایم رہو جو تیسے نزدیک سیر فریاد لاؤ گا اسکو
 سارا اللہ تعالیٰ میں قید کرونگا وہ رقعہ کے معانی سے اہل قافلہ سیر
 بحیران ہو طرف مدینہ منورہ کے بازگشت کئے اور محمد بن ابی بکر
 صدیق حضار مجلس کے مہروں کے اس رقعہ کو بند کر جوالہ ایک شخص کو کی
 جب وہ لوگ مسجد نبوی میں داخل ہوئے حضرت علی و حضرت طلحہ و زبیر
 و سعد اور جو لوگ ہمراہ محمد بن ابی بکر کے تھے اس رقعہ کو کہوں کر
 پڑھے اور قصہ غلام کا تمام ظاہر کی استماع اس حال کے تمام لوگ
 تنگیل و ناخوش خلیفہ سی ہوئے اور ابو ذر غفاری اور عمار بن یاسر
 اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم کہ طول سابق سے تھے زیادہ طول
 پڑیر ہوئے ہر ایک غضبناگ ہو کر اپنے اپنے مکانوں کو چلے گئے
 اہل مصر خلیفہ کے برکت سر کو حلقہ کی اور محمد بن ابی بکر قبیلہ بنی تیمم کے

سات خلیفہ پر پوریش کی حضرت مرقی شاہ سے اس حال کے طلوع و
 زہر و عمار کو اور کئے اصحاب بدر کو سات لیکر خدمت میں خلیفہ کے
 ہمراہ شتر و غلام و رقعہ کے رونق افزا ہو حقیقت حال دریافت کے

پوچھے کہ یہ شتر اور غلام اور یہ مکتوب برہمہ آپ کا ہی یا نہیں خلیفہ
 شتر اور غلام کو اقبال کر مکتوب سے انکار کر فرمائی کہ تم خدا رب العزت کا
 ہی کہ محکو لکھنے سے اس مکتوب کے اور روانہ کر تے ہی مطلق اطلاع

نہیں لیکن ہر میری صحیح ہی حضرت مرقی فرمائی کہ کیسا ہو گا کہ شتر و

غلام تمہارے ہیں رقعہ جو تمہارا نہیں اس کو لیجاویگا پھر خلیفہ اور عدم
 علم و ارسال مکتوب پر طرف حاکم مصر کے حلف فرمائی اصحاب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کو تصدیق کر تجس کے خط اس رقعہ کا مروان کا

معلوم ہوا پھر خلیفہ سے عرض کئے کہ مروان جو حضور میں حاضر ہوا تھا تو

خلیفہ مروان کو حوالہ نہیں کی آخر اصحابِ شمشناگ بیت الخلاء
 سے نکلے مروان کے شکایت کرتے ہوئے لیکن جانتے تھے کہ حضرت
 عثمان جلفِ خلافتِ امر پر نہیں کی اور لوگ کھے کہ عثمان کو اس سے
 جب بری جانینگے ہم کہ مروان کو تفویض ہو کرین کہ ہم اس سے
 دریافت کریں کہ بے سبب اصحابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 حکم قتل کا کرتا ہی اگر حضرت عثمان وہ رقعہ لکھے ہیں ہم انکو معزول کر
 اور اگر مروان حضرت عثمان کے امر سے لکھا ہی ہم فکر کرینگے اور ان
 لوگوں نے مکان کو خلیفہ کے حلقہ کی رہے خلیفہ سب خوف قتل کے
 مروان کو باہر نہ نکالی لوگ کہ دار الخلافت کو حلقہ کی تھے پانی جانے
 سے منع کی اس واسطی خلیفہ دولت سے باہر یہ بخش ہو فرمائی کہ
 تمہارے میں علی یا سعد میں جواب ہو کہ حاضر نہیں میں خلیفہ کامل کا ارشاد

فرمائی کہ کوئی ہی کہ علی کو خبر کر پانی محکو پلاؤ حضرت علی مرتضیٰ
 رضی اللہ عنہ کو جب خبر پہنچی تین مشک پانی کے خلیفہ کے خدیوین
 کو پانی پہنچانی میں کئے علام نبی ہاشم اور بنی امیہ اس جدوجہد میں
 مجروح ہوا الغرض بہت وقت سے خلیفہ تک پانی پہنچا جب حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ اہل بلو ارادہ شہید کرنے خلیفہ کا کہتے ہیں
 فرمائے کہ ہم کچھ ارادہ شہید کرنے خلیفہ کا نہیں کہتے بلکہ اسے مروا
 کہ مفسد ہی طلب کرتے ہیں پھر حضرت مرتضیٰ جگر گوشوں کو اپنے یعنی
 حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام کو امر فرمائے
 کہ تم شمشیر اپنی لیکر دروازہ بیت الخلافت پر جا کر حاضر رہ کر نگاہبانی
 اور کو خلیفہ کے نزدیک جانی مت دیوزیر اور طلحہ وغیرہ صحابہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے صاحبزادوں کو ہمراہ صاحبزادوں کے

معین و مقرر فرما محمد بن ابی بکر جب یہہ حال دیکھی اور بلوائی لوگ
 تیر انداز تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرف دولت سرا آغاز
 حتی کہ امام حسن و امام حسین و طلحہ خون آلودہ ہو اور ایک تیر
 کہ خلیفہ کے دولت سرا میں تھا لگا اور قہر غلام حضرت مرتضیٰ کو سپر
 زخم لگا بسبب خمی ہو امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے محمد بن
 ابی بکر خائف ہو کہ بنو ہاشم مقابلہ کہیں نا کرے کہ اس وقت فتنہ زیاد
 ہوگا آخردو شخصوں کا مات پکڑے کہ بنو ہاشم مجروح ہونے سے
 امام حسن و حسین کے مطلع ہونگے سب لوگ علیحدہ و متفرق ہونگے
 اور ہمارا مطلب نہیں ہوگا اب چلو عثمان کو قتل کریں اور کسو کو معلوم
 نہو و محمد بن ابی بکر اور وہ دو شخص بیت الخلافت میں ایک انصاف
 کے مکان سے اترے کسو کو اس امر سے اطلاع نہیں ہوئی کسو اس کے

تمام لوگ سقف بیت پر تھے خلیفہ کے نزدیک سوا اہل خانہ کے

اور وقت دوسرا کوئی نہیں تھا مجھ نے ہر ایسے کو دیکھا کہ یہاں سے

عورت کے دوسرا نہیں ہی تم یہاں ہو میں جا کر پوچھتا ہوں کہ ^{نہی} کیا وقت

تم اگر قتل کرو پھر محمد خلیفہ کے نزدیک جا کر حجیہ مبارک کو پکڑنے

خلیفہ محمد سے فرمائی کہ واللہ اگر تمہارا باپ تکو ایسے عالمین کہ

مجھے کرتے ہو دیکھتے البتہ برا جا پھر دو بات محمد کے لڑنے لگے

اور حجیہ چھوڑ دی وہ دونوں شخص اگر خلیفہ کو شہید کر رہے ہیں

وہ تینوں گریز کئے اہل خانہ خلیفہ کے اس حال کو نظر کر آواز کی

کوئی آواز انکا سنا نہیں آخری بی صاحبہ سقف پر جا کر آوازی

کہ خلیفہ شہید ہو جب لوگ اترے خلیفہ کو مذبح دیکھے اور یہ

خبر حضرت مرتضیٰ اور سعد وزیر و طلحہ وغیرہ اہل مدینہ کو معلوم ہوئی

سب جمع ہو کر خبر وحشت اثر سماعت کرتے ہی مسلوب العقل ہو
 اور خلیفہ کو مذبوح دیکھی حضرت مرتضیٰ و امان سے پلٹ کر صابزاؤ کو
 فرمائے کہ تم دروازہ پر کھڑے ہو خلیفہ کیسا شہید ہو اور یک طہانچہ
 حضرت حسن کو اور یکا رسینہ پر حسین کو مارا اور محمد بن طلحہ و عبد اللہ
 بن بکر کو کلام سخت فرما کر اپنے مکان کو چلے آئے لوگ بھی حضرت
 مرتضیٰ کے حضور زین جاضر ہو کر عرض کی کہ تمکو خلیفہ ضرور ہی آپست
 مبارک دراز کر و حضرت مرتضیٰ فرمائے کہ یہ تمہارا اختیار میرا
 نہیں ہی اہل بدر جس سے راضی ہووین وہ خلیفہ ہوگا جمیع اہل بدر
 حاضر ہو کر حضرت مرتضیٰ کے خدمتین عرض کی کہ آپ اس امر کے
 مستحق ہیں پہر بیعت حضرت مرتضیٰ کے مات پر کی اور مروان
 و امان سے فرار کیا حضرت مرتضیٰ اور حصار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

بی بی کے خدمتین اگر کیفیت شہادت خلیفہ کی دریافت کی بی بی نے
 فرمائے کہ کون شخص شہید کیا مجھ کو معلوم نہیں لیکن محمد بن ابی بکر
 دو آدمی معلوم کے ساتھ آئے تھے اور تمام کیفیت مذکورہ ظاہر
 حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ محمد کو طلب کر دریافت حال اور ارشاد
 بی بی کا بیان فرمائے محمد عرض کئے کہ واللہ میں کذب نہ کہوں گا میں
 بارادہ قتل آکر خلیفہ کو پکڑا اب خلیفہ میرے باپ کا
 نام لی میں انکو چھوڑ دیا واللہ کہ نہ میں بارادہ اور نہ انکو پکڑا ہوں اور خدا
 غفور و رحیم میں توبہ کرتا ہوں ابن عباس اگر کنا نہ مولیٰ صفیہ وغیرہ سے
 روایت کی ہیں کہ حضرت عثمان کو ایک مرد اہل مصر زرد رنگ کے نام
 حارثہ شہید کیا اور شہادت خلیفہ ثالث کی وسط ایام تشریح
 سن پتیس میں ہوئی اور دوسری روایت میں اہل عربین تاریخ

شہر ذی الحجہ جمعہ کے روز سن مکہ میں اور دفن مبارک بعد از مغرب کے
 بتبع میں عواقب بعض روایت ہنگل کے روز ہوا کر کے مذکور ہی بعض
 چار شنبہ کے روز چوبیسویں تاریخ کہتے ہیں اور خلیفہ کی عمر شریف
 نزدیک بعضوں کے بیاسی سال اور نزدیک بعضوں کے اکیاسی سال
 بعضی چوہرسی بعضی چھیاسی سال کہتے ہیں اور نماز جنازہ حضرت بزرگ
 پر ہی راوی کہتے ہیں کہ بعد از قنہ شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 اور از قنہ خروج دجال ہی ترمذی مناقب میں عبد اللہ بن سلام
 رضی اللہ عنہ کے روایت کئے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام زمانہ بلوایہ میں
 حضور میں خلیفہ ثالث کے حاضر ہو خلیفہ فرمائے کہ تم کس واسطے
 آئے ہو عبد اللہ بن سلام عرض کی کہ واسطے نصرت اپنے حاضر ہوا
 ہوں خلیفہ فرمائی کہ باہر جاؤ بلوایہ کو میرے دوہر کر و عبد اللہ

باہر جا کر بلوائیوں کو کہے کہ اسی ناس جاہلیت میں نام میرا ظاہر
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام میرا عبد اللہ رکھی اور شانین میرے
 قرآن شریف حق تعالیٰ نازل کیا قوله تعالیٰ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
 مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَقَوْلَهُ تَعَالَى قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا لِّبَنِي
 وَإِبْرَاهِيمَ وَمَنْ عِنْدَهُ الرَّحْمَٰنُ وَحَقُّهُ تَعَالَى فرشتوں کو اس شہد میں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو مقرر فرمایا آگاہ ہو کہ
 کہ اگر تم خلیفہ کو شہید کرو گے حق تعالیٰ فرشتوں سے سیف کو تمہارا
 اور تمہارا بیکو قیامت تک نہیں و خوار کریگا اہل بلوائیوں کو سزا
 کر باہم کہے کہ اس یہودی اور عثمان کو قتل کرو اور سیرت محمدی میں
 آخر میں اس قصہ کے لکھے ہیں کہ اہل بلوائیوں ایک روایت میں انجا لیروز
 دوسری روایت میں دوشہد بست یوم محاصرہ کی اور وہاں بن

اور ایک آدمی قبیلہ مراد زور رنگ پشت قامت دار الخلائد میں داخل ہو خلیفہ کو بولے

کہ تو کون سے دین پر ہی اپنی نعل خلیفہ جانب مائی کہ میں نعل نہیں بولے بلکہ عثمان بن

اور ملت ابراہیم پر مسلم ہوں مشرکین سے نہیں ہوں نعل ایک ہودی

دراز ریش تھا وہ شقیہ اس قمل کو تکذیب کر خنجر سے مارا ہوا ہے

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اے روایت میں ہی کہ جب بھری

واسطے قطع انف بیلک حضرت عثمان کے آیا انکشتان بی بی کے

زخمی ہو کر وہ قادر ہوا اور قاتل میں حضرت عثمان ہی بعض محمد بن بکر بعض

رومان بن سرعان بعض عمار کہتے ہیں مگر رومان اصح و مشہور ہے

اور واقدی کہتے ہیں کہ مدت خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

بارہ روز کم بار سال ہی اور خلاف اس میں نہیں کہ عمر شریف ہشتاد و

کی تہی شامل مبارکین کے روایت مذکور ہیں حدیث ابن عباس کہ رسولی

بن طلحہ سے روایت کئے ہیں کہ حضرت عثمان بہت خوبصورت آدمیوں
 میں تھے حدیث ابن عدی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
 ہیں کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام کلثوم کو حضرت عثمان
 نکاح میں دئی ام کلثوم سے فرمائی کہ شوہر تمہارے مشابہت رکھتے ہیں
 ابراہیم خلیل اللہ اور باپ تمہارے شمال مبارک ابرجہا کر کے
 طرق سے روایت کئی ہیں کہ تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ متوسط قامت
 نہ دراز و نہ خورد صورت سفید رنگ رومی قد رایل داغ چمک چہرہ
 مبارک پر دراز و گہن دار لحمیہ قوی استخوان چوڑی پشت وسعت دار
 دراز بازو بال دار کہ بازو کو پوشیدہ کئے تھے سر کے بال خدا رکھ چین
 مبارک او پر نہیں تھی خوب صورت آدمیوں کی از رو و ندان کہ نہایت
 چمکدار اور صاف تھے گیسو مبارک کانوں سے نیچے زردی خضار

کرتے اور دندان مبارک کو طلا کے تار سے بند جو اوّل نقش خاتم حضرت
 عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا امنت بِالَّذِي خَلَقَ فَسَوْفَ
 تبار و ایت ابن عباس کر روایت کئے ہیں کہ بعد شہادت خلیفہ
 ثالث کے خزانہ کو کھول دیکھے کہ ایک صندوق مقفل ہی جب کھ
 کھولے اس میں ایک حقہ اور اس میں ایک ورق لکھا ہوا ہی عبارت اسکی یہ ہے
 بسم اللہ الرحمن الرحیم عثمان ابن عفان شہدان لا الہ الا اللہ
 وعدہ لا شریک لہ وان محمد عبده ورسوله وان الجنة حق والنار حق
 اللہ یبعث من فی القبور لیوم لا یریب فیہ وان اللہ لا ینقلب المیعاد
 جمیعاً علیہا یحییٰ وعلیہا یمیت وعلیہا یمیت انشاء اللہ تعالیٰ
 چمن جو تھا کرامات میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے
 کرامت تاریخ خلفائے ابوغنیم آوردہ ابن عمر سے روایت

کہے ہیں کہ روز جمعہ کے خلیفہ مہر خطبہ فرما رہے تھے حجاجہ غفاری
 نامی ایک شخص اگر دست مبارک بے عصا لیکر اپنے پاؤں میں
 رکھے تو ر ایک سال نہیں گذرے کہ حق تعالیٰ اکلہ کی بیماری پاؤں میں
 پیدا کیا اور وہ شخص اُسے گیا کرامت ایک روز کوئی صحابی
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اپنے مکان سے سسر خلیفہ میں گئے
 اتنا ہی راہ میں کسی ایک نامحرم پر نگاہ کئے اور خلیفہ کے حضور میں حاضر
 ہو خلیفہ مجرد ملاحظہ کے فرمائی کہ کیا حال ہی لوگوں کا کہ میرے مکان
 آئے ہیں نگاہ سے انکے اثر زنا کا ظاہر ہی وہ صحابی عرض کی یا خلیفہ بعد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی وحی نازل ہوتی ہی خلیفہ ارشاد فرمائے
 کہ یہ وحی نہیں ہی بلکہ نور فرست ہی کرامت حضرت عثمان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب شہادت میں خواب میں دیکھے

کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امی عثمان بہارِ نردیک افطار کر
 دو سر روزِ غنیمہ کو کورمانگی مخالفوں سے مقابلہ کرنے حتیٰ کہ وصل
 حضور محمدی ہو کر امت ایک ثقات منقول ہی کہ ایک نابینا
 کو دیکھا میں کہ طواف خانہ کعبہ کرتا ہوا کہتا تھا کہ امی خدا مجھ کو بخش گلخان
 نہیں رکھتا ہوں کہ مجھ کو بخشے گا تو اسکو کہا میں کہ سبحان اللہ ایسی ہی
 بزرگ و مقبول میں خدا کریم لم یزل ستار و حیم کے پاس ایسا کہتا ہی
 وہ شخص جواب دیا کہ مجھے ایسا ہی قصور نرد ہوا ہی پوچھا میں کہ وہ قصور
 کیا ہی جواب دیا کہ جس روز حضرت عثمان کو لوگ محاصرہ کی تھی میں
 ایک اشنا کے سات عہد و تمہ کیا کہ بعد قتل عثمان کے انکے چہرے ایک
 طبانچہ مارونگا جب وہ شہید ہوں گے گہر میں دوست سا آیا میں
 سر مبارک انکا بی بی کے آغوش میں پوشیدہ تھکے ہم کہ چہرہ سے

قاب دو رو کر وہ بی بی کہے کہ ارادہ کیا ہی صاحب نے کہا کہ ہم وہاں
 لبا نچہ مارنے چہرہ پر عثمان کے بعد قتل کے قسم و عہد کئے ہیں بی بی
 برائے کہ تمکو لحاظ کچھ صحبت و اماوی رسول اللہ کا اور دوسرے
 نصیالوں کا خیال نہیں وہ آشنا شرمندہ ہو چلے گیا اور میں لحاظ بی بی
 کے کہنے کا نا کر طبانچہ انکے چہرہ پر مارا بی بی بد دعا کی کہ خدا تعالیٰ
 نساہوں کو معاف کرے مات تیرا خشک ہو جاو اور انکھیں تیرے
 نور ہو جاوین قسم ہی خدا تعالیٰ کی کہ بنوزمین گہر کے باہر گیا تھا کہ
 ات میرا خشک ہوا اور انکھیں میرے گہر کو رہو گئے مجھ کو گمان نہیں کہ خدا میرے
 نساہ کو بخشے گا کہ امت جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے
 تین روز تک جنیان بام مسجد نبوی پر نوحہ و مہر تہہ ماتم میں انکے برے کام
 لوگ حاضرین کو معلوم ہونا کہ امت عدی بن عامر رضی اللہ عنہ

روایت ہی کہ شہادت کے روز حضرت عثمان کے ایک نواسے کا نام معلوم ہوئی کہ

ابشر ابن عفان پر روح و ریحان و برب غیغضبان

ابشر ابن عفان یعنی عفان و رضوان یعنی بشارت و یو ابن عفان

روح اور ریحان سے اور پروردگار مہربان سے بشارت و یو ابن عفان کو

مغفرت اور رضامندی خدا کے جب قائل کو تالاشی کے کوئی نہیں

تھا کہ امت راوی سے مذکور ہے کہ بعد شہادت حضرت عثمان ^{عظما}

رضی اللہ عنہ کے تین روز تک لاش مبارک کو رکھے آخر آواز آئی کہ عثمان

دفن کرو اور نماز جنازہ مت پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھی یعنی اپنے

فضل سے نزول رحمت کیا ہے انہی پر امت راوی حکایت میں

کہ ابو ذر کے روز و روز حضرت عثمان کا ذکر کئے ابو ذر غفاری رضی اللہ

عنه فرماتے کہ میں عثمان کے مٹھن سے آؤ کر فیر کے امر و مکر نہ کہوں گا

کسواسطیکہ یکر فیروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دولت خانہ برآمد ہو کر
 تشریف فرما ہو میں ہی عقب میں چلے گیا حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک مقام پر رونق بخش ہوئی میں ہی جا کر سلام کروان بیٹھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائی کہ امی ابو ذر تو کسواسطے
 عرض کیا میں کہ خدا اور رسول اسکے دانائے ترین ناگہان امیر المؤمنین حضرت
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر جانبِ بیتھے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمائے کہ تمکو کون سی چیز بیان لائی وہ عرض کئے کہ اللہ
 و رسول دانائے ترین بعد اسکے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر باز چو
 ابو بکر صدیق کے بیٹھے حضرت رسالت مآب کے سوال و جواب پرستور
 اولیٰ ہوا بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر جانبِ رسالت پر
 عمر بن خطاب کے بیٹھے حضرت رسالت مآب صلیہ التعمیر و التسلیمات بیکر زہ

دست مبارک میں اٹھائے وہ تسبیح کہنا شروع کئے کہ آواز انگلی تکو
 مانند آواز گنجل کے معلوم ہوتی بعد حضرت دست مبارک سے
 رکھ دی وہ خاموش ہو گئے بعد اسکے پھر حضرت ان سنگریزوں کو
 اٹھا کر ابو بکر صدیق کو دی وہ سنگریزے آغاز تسبیح کئے جب تک
 زمین پر رکھی خاموش ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سنگریزوں کو
 اٹھا کر عمر بن خطاب کے ہاتھ میں دے وہ بدستور تسبیح کہنا شروع کئے
 جب عمر بن خطاب زمین پر رکھے وہ خاموش ہو من بعد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم وہ سنگریزوں کو اٹھا کر دست میں عثمان کے رکھی پھر
 تسبیح کہنا شروع کئے جب عثمان زمین پر رکھی وہ خاموش ہو گئے
 گلزار چوتھا ذکر میں اسد اللہ الغالب بن عم رسول اللہ امیر المؤمنین
 سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے چمن ہیلے

کیفیت اسلام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علی ابن ابی طالب
 ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد منہاف اور نام عبد مناف کا
 منغیر و بن قصی نام قضی کا زید بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی
 بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ اور کنیت خلیفہ رابع کی
 ابو الحسن ابو تراب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
 بخاری کتاب الادب میں سہل بن سعد روایت کئے ہیں کہ
 بہتر دوست تر ناموں کا نزدیک علی کے ابو تراب تھا کہ پکارنے
 سے اس کے بہت خوش ہوتے تھے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک روز نبی
 فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناخوش ہو کر مسجد شریف میں اگزین پر
 آرام کی خاک پہلو شریف پرانے لگی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم تشریف فرما ہو کر خاک کو ان کے بدن سے دوڑ کر فرمائی کہ تم مایا

اور اسم مبارک حضرت والدہ کا فاطمہ بنت ابد بن ہاشم تھا اور
 ابن عم رسول اللہ اور داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور عبد
 خدیجہ الکبریٰؓ کے اسلام ہفت سالگی میں لگا اور ابو طالب کے
 اصغر اولاد ہے طالب و عقیل و جعفر و علی ابن عباس سے مروی ہے
 کہ چار خصال علیؑ میں ہیں کسی میں نہیں اول یہ کہ آپ اہل عرب
 عجم سے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز پر ہی اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات کے غسل و کفن و دفن میں سلمان
 فارسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں اسلام
 علیؑ کا سبب ابو طالب کے پوشیدہ تھا اور اسلام ابو بکرؓ کا بعد اسلام
 علیؑ کے ہی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ اور زبیر رضی اللہ
 عنہما عمر ہشت سالگی میں اسلام شرف ہوا ابن عباس اور زبیر بن

اور سلمان فارسی اور یک جماعت صحابہ کرام مروی ہی کہ خلیفہ رابع
 اول اسلام کا روایت ابو یعلیٰ حضرت رضی کے روایت ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کے روز خدا تعالیٰ کی طرف
 مبعوث ہوا اور میں شنبہ کے روز اسلام لایا وقت اسلام کے
 عمر شریف حضرت علی کی وہ سالہ و نہ سالہ و ہشت سالہ باختلاف
 الروایت ہی حضرت علی استیعاب میں مروی ہی کہ اللہ جل شانہ کی عبادت
 کیا میں قبل عبادت کرنے جمیع امت کے اور باقی کیفیت ذکر اسلام
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مذکور ہوئی چمن و وسرا
 فضائل میں سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضیلت
 روایت ہی کہ علی رضی کا تولد خانہ کعبہ میں ہوا اور چشم مبارک بند
 اگر کوئی ارادہ مشاہدہ کا کر آغوش میں لیتا حضرت رضی ہم کو سکو

پوچھ لیتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آغوش مبارک میں لے آہیں وقت
 چشم مبارک کھول چہرہ مبارک خاتم الرسل رحمت للعالمین کو مناظر
 کی گویا انتظار تھا کہ اقل چہرہ مبارک رسول مقبول کا دنیا میں دیکھیں
 فضیلت روضۃ الاحباب میں لکھا ہی کہ وقت تہیہ ہجرت کے
 فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق تعالیٰ مجھ کو اجازت ہجرت کی
 دی ہے اور تمام امانت بلوگوں کی تفویض حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
 فرما کر ارشاد کی کہ آج شبکو میرے بستر پر چادری خاصہ اور کر رحمت
 کرو کہ کفار قصد قتل تیار کہتے ہیں حضرت علی حسب الامر بستر مبارک پر
 چادری اور آرام کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول آیت یسین شریف
 کی پڑھ کر ان کفاروں کے دال غار کے طرف توجہ فرما کر شبکو
 حضرت علی کو عین وقت غزم میں بستر مبارک پر دیکھ کر بے ہوش ہو گئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کو نکلے یہ قصہ بہت دراز ہی اور
 مولف کو مطلب اور پیش ہی جب پہ جان نثاری علی مرتضیٰ کے
 بارگاہِ احدیت میں نہایت مقبول و پسند ہوئی حقیقی حضرت جبرئیل
 و میکائیل علیہما السلام کو وحی فرمایا کہ میں تم دونوں میں شہتہ بردار
 مقرر کیا پھر کون سا ایک تم میں سے اپنے حیات کو دوسرے سے نثار
 کرتا ہی وہ دونوں ملائکہ مقررین عرض کی کہ اہی ب العزت ہم اپنے
 اپنے حیات کو دوست و عزیز کہتے ہیں دوسرے کے واسطے کیونکر
 نثار کریں ہم حقیقی کمال رحمت و عنایت فرمایا کہ علی اپنے ملائکہ
 ایسا اپنی جان عزیز کو محمد پر نثار کرتا ہی زمین پر جاؤ اور علی کو کھارے
 لگاؤ بانی کرو جبرئیل و میکائیل حسب لام طیل القدر نزدیک بسر جنت
 مرتضیٰ کے اگر جبرئیل بالین پڑا و میکائیل بالین پڑے جبرئیل فرمائی

کہیں بخ کوئی مانند تمہاری ای علی نہیں کہ حق تعالیٰ حل و صلاحہ مبانات
 تمہاری ٹالیک پر کیا ہی اور اسہی قصہ میں حق تعالیٰ شریف و من اللہ
 من یشتر فی نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ روف
 یا اعباد نازل کیا ہی فضیلت حضرت علی مروی ہی
 کہ فرمائی حضرت علی کہ آیتہ ومنہم من قضا نھبتا ومنہم
 من ینظر ہما کچھین نازل ہی ومنہم من قضا نھبتا
 مراد جعفر ومنہم من ینظرے میں ہوں فضیلت حضرت
 رضی علیا بیانین و مبشر بالجنۃ و بہادران شہوین اور خطبہ
 معروفین اور اول خلیفہ بنو ہاشم کے ہیں فضیلت من بنی
 بن حسن مروی ہی کہ حضرت رضی رضی اللہ عنہ کہی ہستی
 نہیں کی فضیلت حضرت رضی رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں

ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی مگر غزوہ تبوک میں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم انکو خلیفہ مدینہ میں مقرر کر آپ جہاد کو رو نہ بخش
 ہوئی تھی فضیلت بخاری اور مسلم روایت کئے ہیں کہ جنگ خیبر میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم حضرت مرتضیٰ کو عنایت فرما کر کہو
 کہ فتح علی کی بات پر ہوگی سعید بن مسیب فرمائی کہ خیبر میں جو لائے
 حضرت مرتضیٰ کو پہنچے اور کیفیت شجاعت و دلوری آپکی شہرہ آفاق
 فضیلت ابن اسحاق اور ابن عساکر ابی رافع سے نقل کرتی ہیں
 کہ فرمائی انہونی کہ علی مرتضیٰ دروازہ خیبر کا اوکھا کر تافتح دستار
 میں رکھی جب فتح کی زمین پر ڈالے پھر ہم لوگ اسی شخص اسکو پٹا
 نہیں کے جابر بن عبد اللہ فرمائی کہ علی جنگ خیبر میں دروازہ کا
 اوکھاڑا پھر سے اندر چلی گئی بعد فتح کی اس دروازہ کو چالیس روٹیاں

فضیلت احمد اور بزار سے ہیل بن سعد سے روایت کی ہیں
 کہ وقت تیار ہی شکر احد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کل کی
 روز میں علم اس شخص کو دیونگا کہ وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہی
 اور اللہ و رسول کو دوست رکھتی ہیں اس ارشاد نبوی کو سب اصحاب
 سماعت کر تمام شب خیالاتین گذاری کہ وہ کون ہوگا جب صبح
 ہوئی تمام اصحاب ذلت مرئی نبوی پر حاضر و متوقع رہی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ علی بن ابی طالب کہان ہی اصحاب عرض کئے
 کہ یا رسول اللہ صلی کو در چشم ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بلبل فرمایا کہ چشمان نگین میں حضرت مرتضیٰ کے لگائی اور علم محمد
 عنایت فرمایا وی کہتی ہیں کہ حضرت علی کو تاگر در چشم نبوی
 مسلم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب یہ مباہلہ منع اپنا

وابتداءً کہ ہم انما نزل نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی فاطمہ اور حضرت علی
 اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو طلب فرما کر خدا ہی تعالیٰ کے نزدیک
 دعا کی کہ اللہ یہ چار میرا آل سے بہین فضیلت تندیٰ میں برقم رضی اللہ
 عنہ سے روایت کئے ہیں کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہتے
 مولانا فعلی مولانا جس شخص کا کہ میں مولانا ہوں پس علی مولانا اسکا ہی
 سوای زید کے تیس اصحاب اس حدیث کو روایت کئے ہیں فضیلت
 بخاری اور مسلم بعد بن ابی وقاص سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم غزوة تبوک میں علی مرتضیٰ کو مدینہ میں خلیفہ کر آپ جاؤ کو چلے گئے
 حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ مجھ کو آپ عورتوں کو لے کر
 میں چھوڑتے ہیں فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ امی علی تم راہی
 نہیں ہوتے ہو کہ تم نزدیک میرا مندا روں کے ہوزو ایک سے کے لیکر نہیں

کوئی نبی نہیں ہے **فضیلت** ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ بخاری سے
 روایت کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ علی مجھے ہی
 اور میں علی سے ہوں **فضیلت** ترمذی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ
 عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابہ
 دوسرے صحابی سے رشتہ برادری مقرر فرمائی اور حضرت علی کو کسی سے
 نسبت برادری مقرر نہیں فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ اب دیدہ
 حاضر خدمت حضرت کے ہو عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپ جمع صحابہ
 نسبت برادری کی ایک کو دوسرے مقرر فرمائی اور مجھ کو کسی سے برادری
 مقرر نہیں کی فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم میرے برادرین اور
 دنیا میں ہو **فضیلت** ترمذی اور حاکم حضرت مرتضیٰ سے روایت
 کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں علم کا شہرہوں علی دروازہ

شہر کا ہی فضیلت ابو سعید ترندی نقل کئے ہیں کہ فرمائی منافقین کو
 بسب بغض علی مرتضیٰ کے پہچان تھے میں ہم فضیلت حکم حضرت علی
 سے نقل کئے ہیں کہ فرمائی حضرت مرتضیٰ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم مجھ کو میں کہ طرف جائیگا امر فرمائی عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ آپ
 مجھ کو امر فرمائی اور میں نوجوان ہوں قضا یا نہیں جانتا ہوں رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم دست مبارک اپنا سینہ پھیرے مار کر فرمائی کہ امی پروردگار
 دلیں اسکے ہدایت عنایت کر اور زبان کو اسکے ثابت رکھہ اللہ جل شانہ کی
 قسم ہی کہ بی شبہ بی خوف وہ شخصوں حکم میں کرتا تھا فضیلت
 استیغاب میں مرقوم ہی کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کو امی
 میں تجھ کو تعلیم کروں وہ دعا کہ اگر تم اسکو پڑیں اللہ تعالیٰ تکو مغفرت کرے
 اور تم مغفرت کے گے ہو حضرت علی عرض کئے کہ یا رسول اللہ وہ دعا کیا ہے

تعظیم فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ لا الہ الا اللہ صلی
 العظیم لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات
 وارب العرش الکریم پھر حضرت رسالت مآب فرمائی کہ تمہارے
 واسطے دو قوم ہلاک ہونگے ایک جو شخص کم زیادتی کرتا ہی دوستی
 میں تمہارے دو سر اجہوت کہتا ہی جیسا کہ بنی اسرائیل حق میں
 علیہ السلام کے فضیلتِ شعبی سے مروی ہی کہ مغیرہ قسم یاد کر
 کہی کہ علی بن ابی طالب کہہی خطا قضا یا میں نہیں کی **فضیلت**
 بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کو رہی کہ فرما کہ علی علم سنت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے **فضیلت** ابن عباس سے مذکور ہی کہ حقیقتاً
 چند جا اصحاب پر عتاب کیا مگر علی کو کہیں عتاب نہیں کیا **فضیلت**
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ شانین علی رضی کے سوائے

نازل ہو **فضیلت** ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وقتِ غیب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا علی کے کسی طاقت تہی کہ جرات
 کلام کرین **فضیلت** ابو یعلیٰ اور زرار بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
 روایت کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو علی کو ایذا
 گویا مجھ کو اذیت دیا **فضیلت** ابو یعلیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 روایت کئے ہیں کہ فرمائی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تین جھلملان
 علی کو حق تعالیٰ دیا ہی کہ اگر مجھ کو اسمین سے ایک نہی جاتی ہر آئینہ بہتر ہوتا مالک
 سے سرخ شتر ونگے حاضرین عرض کی کہ وہ تین خصال کونے ہیں حضرت فرما
 کہ تزوجِ فاطمہ بنت رسول اللہ اور مسجد میں رہنا حالت غیر ظاہر میں اور علم
 دینا رسول اللہ کا یومِ خمیسین علی کو **فضیلت** طبرانی ام سلمہ رضی اللہ
 عنہا سے روایت کئے ہیں کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص

علی کو دوست رکھا گیا مجھ کو دوست رکھا جو مجھ کو دوست کہا گیا
 دوست نہ رکھا اور جو شخص کہ علی سے عداوت و بغض رکھا گیا مجھے
 بغض رکھا جو مجھے بغض رکھا گیا خدا سے بغض رکھا فضیلت نہ
 اور علی اور حاکم حضرت علی سے روایت کئے ہیں کہ فرمائی حضرت علی
 مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کر فرمائی کہ قصہ تبارک را نہ ہی
 کہ ہے یہ یہودی بسبب بغض کے خراب اور نصار بسبب فرط
 کے یہاں تک کہے شانیں انکے کہ شایان نہیں تھا یعنی ابن خدا بول
 ہوئے بعدہ فرمائی کہ آگاہ رہو کہ گروہ خراب ہو جو کہ محبت زیادہ
 کریگا اور زیادہ سے مجھ کو براویگا اور خراب ہوگا جو کہ مجھے بغض
 کرے شان میری کریگا فضیلت احمد اور حاکم عمار بن یاسر روایت
 کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کو کہ اشقی

نام کے دو میں ایک انکا قوم محمودین سے عاقربا قہ کہ امر تھا دوسرا جو
 نکلوشہید کر گیا خون اس خلق کے اس لمحہ کو تر کر گیا اور کئے طرق
 یہ حدیث مذکور ہی فضیلت عبد الرحمان اپنے باپ سے روایت کئے
 ہیں کہ کہی انہوں نے کہ عمر بن خطاب سے ایک مسئلہ استفسار کیا حضرت
 حضرت علی کو طلب کر جواب اسکا حاصل کر ارشاد فرمائی کہ یہ جو
 ہی فضیلت شریح بن ہانی سے مروی ہے کہ جی بی عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا سے صحیح خنیں سے سوال کئے جی بی صاحب فرمائی کہ علی
 سوال کرو چمن تیسرے کیفیت شہادت میں حضرت علی کریم اللہ ہو
 ظلم کشایان گنج اسرار ولایت کے ایسا نقل کرتے ہیں کہ بعد وفات
 حضرت عثمان بن النورین کے اہل مدینہ دست مبارک پر حضرت علی رضی
 اللہ عنہ بیعت کی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کا بیعت کئے

اسی واسطے حضرت مرتضیٰ وقت بیعت کی فرمائی کہ یہ شکار و بیعت

لم تتم بعد چند روز کے نبی عایشہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لیکر مکہ مطلقاً

بصرہ کے طرف جا کر قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طلب کئے

اور فیما بین مقابلہ رہا حتیٰ کہ زبیر اور طلحہ تیرا ہزار مردم قتل ہو گئے

قاتل کو حضرت مرتضیٰ فرمائے کہ بَشْرُوهِ بَا نَسَارِ یعنی بشارت دو

اسکو نار جہنم سے اور ایسا ہی ہوا کہ وہ شخص اپنے کو ہلاک کر وہاں

جہنم ہوا حضرت مرتضیٰ بعد استماع اس حادثہ کے فرمائی کہ صدق رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اس جنگ کے فیما بین حضرت مرتضیٰ

و حضرت معویہ کے مقابلہ و مقاتلہ رہا کہ قصہ اسکا اگر لکھا جاوے

ایک قرع علیہ ہوتا ہی یہ مختصر گنجائش اسکے نہیں رکھتی ہی دشمن

میں شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مختصر کیفیت بیعت

حضرت علی کی مذکور ہو چکی اعادہ کرنا اسکا حاجت نہیں ہے۔
 شہادت حضرت علی کا یہ ہوا کہ جب فیما بین حضرت مرتضیٰ اور حضرت
 معاویہ کے مقابلہ شدید ہوا کہ تمام لوگ اس حادثہ سے تنگ ہوئے
 مکہ شریفین عبدالرحمان ابن ملجم مرادی اور برک بن عبداللہ تمیمی اور عمر
 بن کبر تمیمی جمع ہو کر مشورت کی کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ
 بن ابی سفیان اور عمر بن العاص کو ایک شب میں قتل کرنا تمام خلافت کو
 راحت دیوں ہم عبدالرحمان بولاکہ میں علی کو اور برک بولاکہ
 میں معاویہ کو اور عمر بن کبر بولاکہ میں عمر بن العاص کو قتل کرنا ہوں یا ہم
 مشورت کئے کہ گیارہویں تاریخ یا ستویں تاریخ شہر رمضان میں
 یہ واقعہ طہو ہو و پھر ہر ایک اپنی راہ فی عبدالرحمان کو فی من اگر
 خواجے ملکہ سب حال اور ارادہ اپنا ظاہر کیا اور حضرت علی جمعہ کے

شب کو متروین شہر رمضان سن چالیس میں ہجرت خواب بخت
 بیدار ہو کر حضرت حسن کو فرمائے کہ میں ابھی وقت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ بیٹھا تھا کہ یہ رسول اللہ است
 ایک مجکوازیت اور تکلیف بہت پہنچی حضرت جواب ارشاد
 فرمائے کہ انکے واسطے خدا کے پاس بد دعا کرو میں خدا سے دعا
 کہ ای اللہ تعالیٰ انکو مجھے بدل کر کہ ان سے مجکو بہتر دے اور مجکو ان سے
 بدل کر کہ مجھے اشراروں پر مقرر فرما جب اس بناح مؤذن کو اواز
 کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ عبد الرحمان جاہل ہو کر ایک
 شمشیر پر مارا کہ زخم اسکا کان تک اتر
 اور اس ملعون کو حاضرین کپڑی جمعہ اور ہفتہ کے روز اسکو کہی حضرت
 مرتضیٰ شہید نے یہ وفات فرمائی حضرت حسن و حسین عبد اللہ بن
 جعفر

حنفیہ دروازہ
 حضرت زین العابدین
 کو فرمایا
 صلوات اللہ علیہ

غسل دی اور امام حسن رضی اللہ عنہ نماز جنازہ پڑھی اور بیت الاموات
 کو فہمین فن کر عبدالرحمان بن ملجم کو مات پاؤں کا کت کرگ میں
 جلادئی اور سترک بن سیدی منقول ہی کہ ابن ملجم قلام جو خارجیہ
 عاشق ہو کر نکاح کیا اور پھر اسکا تین ہزار درہم اور قتل حضرت عمری کا
 مقرر کیا اور کوفہ میں اگر شمشیر کو ہزار درہم دیکر خرید کر زہر پلایا ابو
 بن عباس سے مذکور ہی کہ بسبب خوف خوارج کے روضہ مبارک
 بی نشان کی اور شریک کے جنازہ مبارک کو حضرت حسن بن علی کفر
 لیکن ابن عباس کو سعید بن عبدالعزیز سے نقل کئے ہیں کہ بعد وفات کے
 جنازہ مبارک کو خلیفہ رابع کے واسطے دفن کرنے ہمارہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے شتر پر لیکر چلے شتر راہ میں شرارت کر فرار ہو
 یہاں گیا معلوم نہیں بعضے کے ہیں کہ وہ شتر بلا وطنی کو گیا وہاں کے

لوگ نغس مبارک کو تار کر دفن کی استجابت میں قوم ہی قحط کو وقت نکاح کے
 ابن مہجم بولا کہ اگر مجھ کو ملے میں علی کے نہیں باریگی تکبوت شادی و نکاح
 اور اگر قتل کرینگے جنت ہی اور ایک وایت میں ہی کہ ہمراہ ابن مہجم
 کے شیب بن بحرہ ہی تھا اول شیبہ نامت اسکا خالی گیا
 پہر ابن مہجم مارا اور شیبہ فرار ہوا اور حضرت علی رضی اللہ
 عنہ قحطام کے باپ کو قتل فرمائی تھی اسطو اسطے وہ خصوصیت
 سے رکتی تھی اور مدت خلافت چار سال چار مہینے اور دوسرے
 روایت میں چار سال پانچ مہینے تھے اور عمر شریف بائیس سال کی
 وقت وفات کے تھی اور نقش خاتم حضرت علی کا نعم القادر اللہ
 تھا شامل مبارک شامل مبارک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
 استیعاب میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا منقول ہے کہ تھے حضرت

متوسط قامت پامیل بکوتا ہی سیاہ چشم نہایت پاکیزہ چہرہ حسن
 گو یا کہ چودوینات کا چاند گلان شکم چوڑی پشت قوی وسخت
 باریک اور نازک کردن گو یا صراحی چاندی خالص کے تابان ہی
 جبین اور صا سر مبارک جانب مقدم سے بے موگہندار اور بڑی
 ڈاری بلند وسخت بازو سر انگشت مانند شیر کے اور بازو سب کتاپی
 دست کے جدا معلوم نہیں ہوتے اور وقت چلنے کے نہایت
 جلدی وقت سے چلتے حضرت مرتضیٰ اگر کسی کو کاٹا پیرتے اسکے چہرے
 قدر نہوتی گو یا جان اسکی کپڑی بڑی اور بہار جسم مضبوط اور قوی سا ورت
 وقت چلنے کے جنگ میں بہت اور قوت کا چمچ جو تہا کرامات میں حضرت
 مشکل کشا حضرت علی حید رضی اللہ عنہ کے کرامات میں حیدر کرار
 روایات بشمار و حکایات عجیبہ وار وہیں کرامت روایت صحیح

ثابت ہوا کہ حضرت مرتضیٰ جب آپ پر ارادہ ہوا ایک کار کا رکاب اول
 میں قرآن شریف شروع کر دیا اور رکاب میں قدم رکھتے تھے
 اتنا قرآن مجید کا کرتے کہ امت اسمائت عمیس رضی اللہ
 عنہا سے روایت ہے کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی کہ جس
 حضرت علی مرتضیٰ میرا بستر ہو نہایت خائف ہو میں کو اسے
 کہ زمین علی مرتضیٰ سے کلام کرتی اور اخبارات ظاہر کرتی تھی صبح کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر عرض کر ہی میں رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ شکر کے فرمائے کہ ابی فاطمہ مبارکباد
 تمکو ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے شوہر کو ساری خلائق پر فضیلت اور برتری
 عنایت کیا اور زمین کو حکم کیا کہ اسے اخبارات جو کچھ کہ روی
 زمین میں مشرق سے مغرب تک ہو و ظاہر کرے کہ امت

جب امیر المومنین علیؑ حیدر کرم اللہ وجہہ کوفہ میں رونق افروز ہوئے
حضرت کے ہمراہیوں میں ایک جوان تھا کہ ہموارہ خلیفہ کے مخالفوں
مخار بہ و جنگ کرتا وہ جوان ایک عورت کو فہ میں نکاح کیا ایک
حضرت امیر المومنین بعد نماز صبح کے کسی شخص حاضر کو فرمایا کہ فلان
محلہ میں جاؤ اس جا ایک مسجد اور اسکے پہلو میں ایک مکان ہے اس
ایک عورت اور مرد رہتے ہیں کہ باہم جنگ کرتے ہیں انکو طلب
کر لے آئیو وہ شخص بلا مر جاؤں دو نو کو حاضر کیا امیر المومنین
مخاطب ہو فرمایا اجلی شب کو باہم تمہارے بہت نزاع ہے
وہ جان عرض کیا کہ یا امیر المومنین میں اس عورت نکاح کیا جب
وہ سٹے مقاربت کے نزدیک اسکے کیا میں مجھ کو نفرت پیدا ہوئی کہ
اگر ممکن ہو تا اس عورت کو اس ہی لفظ اپنے سے جدا کرتا وہ عورت

مجھے جنگ نزع شب سے یہاں تک کہ حکم طلب حضرت کا آیا کرتا
 رہی حضرت امیر اہل مجلس کو فرمائی کہ بہت سے امور ایسے ہیں متخاصم
 اطلاع کئی جاتی ہی غیر و نکو اطلاع کرنا مناسب نہیں ہے اور وہ نزع
 و زوجہ کے دوسرے لوگ بیرون خلافت سے امیر المؤمنین اس
 عورت کو فرمائی کہ تو اس مرد کو جا ہی کہ کون ہی وہ عورت
 انکار اطلاع سے کری حضرت مرتضیٰ فرمائی کہ میں تجھ کو یاد دلاتا ہوں
 اور واقف کرتا ہوں مگر تو انکارا مرتضیٰ سے متکروہ عورت
 عرض کئی کہ یا خلیفہ میں انکار ہے گز نکر و نگی پر حضرت علی مرتضیٰ
 رضی اللہ عنہ فرمائی کہ تو فلان بیٹی فلان کی ہی یا نہیں وہ عورت
 کی پر فرمائی کہ تیرا ایک چہرہ ایسا ہی تھا کہ تم باہم بہت دوست
 و موافقت رکھتے وہ عورت عرض کی کہ سچہ ہی یا امیر المؤمنین

پھر حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائی کہ باب تیرا چاہا کہ اسے تجھے
 نکاح کر دے اور اس کو مکان سے باہر گیا وہ عورت کہی کہ سچہ فرما
 یا امیر المؤمنین پھر فرمائی کہ تو مکر و زباہر مکان کے واسطے قضا جات
 کے گئی اور وہ شخص تجھ کو بکر کر مجامعت کیا اور تو اس نطفے سے
 حاملہ ہوئی اور اس قصہ کو باپ پوشیدہ کر مان اپنے طاہری
 جب دروازہ شروع ہو تیری مان تجھ کو گھر سے ایک گھر چلیا
 جنائی جب لڑکا تولد ہوا تیری مان اس فرزند کو پارچہ پین لست کر
 گھر پر دلدی اور ایک کٹا اگر اس کو سونگنے لگا تیری مان واسطے
 دفع کے ایک پتھر سے کٹے کو ماری وہ پتھر بھیکے سر کو لگا کر سے
 اس کے خون نکلا تیری مان ایک پارچہ سرا کا بانڈ کر چھوڑائی پھر حال
 تکہ معلوم نہیں کیا ہوا وہ عورت عرض کی یا خلیفہ رسول جواب

ارشاد فرمائی حال ایسا ہی ہی سو امیر کے اور بان کو میر تیسرے کو
 اطلاع اس حال سے نہیں تھی حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رسول اللہ
 فرمائی کہ فلان قبیلہ اس کو دکھ لیا گیا کہ پرورش کی جے برا ہوا
 ہمراہ اس قیدی کے کوفہ میں آیا اور وہ لڑکا تجھے نکاح کیا پس
 جوان کو آخر فرما کہ سر برہنہ کروہ جوان سر برہنہ کیا اتر اس سنگ کا
 سر پر اوس کے موجود تھا حاضر تھا پہر عورت کو فرمائی کہ یہہ فرزند تیرا ہی
 خدا تعالیٰ اوسے کہ تو اوس پر حرام تھی بچا یا اب اپنے فرزند کو
 مکان میں لیا وہ دونو چلے گئے کرامت ایک روز اہل کوفہ
 خلیفہ رابع کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت زیادتی آفات کی
 کہ یا خلیفہ تمام کشت و زار خراب ہو گئی آپ حق تعالیٰ سے دعا فرمائی
 کہ آفات کم ہو و خلیفہ رسول اللہ و مان سے وار الخلفاء میں

رونق افروز ہو اور تمام لوگ امیدوار دولت سر پر حاضر رہے
 امیر المؤمنین جب و عمامہ شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا
 عصا مبارک دست شریفین لیکر آپ پر سوار ہو طرف فوات کے
 توجہ فرمائے صاحبزادگان بلند اقبال اور تمام لوگ ہمراہ رکاب
 انتساب ہو کناؤ فوات پر تشریف فرما ہو دو رکعت خفیف افرا کہ
 عصا محمدی کو ثبات میں لیکر ہمراہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت امام
 و امام حسین رضی اللہ عنہما کے پل پر زین بخش ہو کر عصا اب کو
 کئی آفات ایک گز کم ہوا پھر حضرت مرتضیٰ ارشاد فرمائے کہ سقہ
 کم ہونا کافی نہیں حاضرین عرض کی کہ اس سے زیادہ کم ہونا خواہش مند
 دو مرتبہ اشارہ کی جب پانی تین گز کم ہوا حاضرین ایک شور مچا
 اس قدر کافی ہی یا امیر المؤمنین پھر حضرت امیر المؤمنین دولت سر پر

نہفت فرمائی کہ امت ایک وقت کسی سفر میں خلیفہ کا گزرمیدان
 کر بلا میں ہو جناب رست اور جناب چپ متوجہ ہو کر بہت گریہ کر
 ارشاد کی کہ واہ یہی جے شتر شہانی اور شہید ہو انکی ہی اصحاب عرض کئے
 کہ یا امیر المؤمنین ہمہ موضع کونسا ہی اور کونسے قوم مارے جاوینگے
 فرمای کہ یہ موضع کر بلا ہی اور اس جائے ایک قوم مارے جاوینگے
 یہ حساب جنت میں داخل ہونگے اور کچھ اثر اور نشان اسکا بیان فرمایا
 لوگ بھی کہتا ویں اسکی نکتے حتی کہ امیر المؤمنین و امام المسلمین
 امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو کر امت معتالی واسطے
 حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دو وقت آفتاب کو بیوقت
 واپس کیا پہلا وقت حیات میں جناب رسالت مآب علیہ السلام
 کے کہ ذکر اسکا موجب زیادتی کلام کا ہی دوسرا وقت بعد از

رسالت مآب کے قصہ اکا پیہ ہی کہ جب لشکر خلیفہ کا طرف بائیں کے
 توجہ کیا جبکہ روفات پر پہنچا خلیفہ رسول اللہ چند اصحاب کے نماز ادا
 فرمائی باقی اصحاب واسطے عبور چار یا یوں اپنے متوجہ ہوئے کہ لگایا
 آفتاب غروب کیا اصحاب مرتضیٰ باہم اس امر میں کلام کئے
 جب یہ خبر امیر المؤمنین کے سماعت ہایوں میں پہنچی امیر خدا کے جانشین
 دعا مانگی حقیقی آفتاب کو امر فرمایا وہ جہت فقہری کیا جب تمام
 اصحاب نماز سے فارغ ہوئے آفتاب پھر غروب کیا وقت غروب کے
 آواز مہیب لگا آتی تھی اور کہتے ہیں کہ ہم تمام لوگ غایب ہوئے تھے
 شروع کئے کہ امت ایکر و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے
 اصحاب فرمائی کہ کچھ تدبیر ایسی کیجئے کہ آخر کام اپنا معلوم ہو و کھجائے
 عرض کئے کہ تدبیر اسکی کچھ معلوم نہیں معاویہ کہے کہ اس مال کو علی ابن ابی طالب

ایک تدبیر سے دریافت کیا جاوے جو کہ انکے زبان پر گذریگا امر حق
 ہوگا نہ باطل۔ پھر تین شخصوں کو اپنے معتمدوں سے طلب کر فرمائی کہ تم
 کوئی میں ایک کے بعد ایک جا کر میرا مہر اظاہر کرو لیکن کیفیت میں
 اور تاریخ و ساعت مرگ اور امامت نماز جنازہ میں اور موضع
 دفن میں متحد و متفق اللفظ والمعنی رہیں تا اختلاف نہ معلوم ہو پھر
 تین شخص شام سے طرف کوفہ کے گئے اور ہر روز ایک ان تین میں سے
 داخل مدینہ ہو کر مر جانا معاویہ کرتا لوگ غافل اس شخص کو نبیات
 خوشی سے خلیفہ کے حضور میں لاتے خلیفہ کچھ جواب نہ بلکہ خاموش
 رہے اہل کوفہ خلیفہ کے خدمت فیصد رجت میں عرض کی کہ اب
 قرین بصدق ہوی ایک جاہ مقابل مر گیا یہ آپ اس خبر سے مسرور ہوئے
 موجب اسکا کیا ہی امیر المومنین فرمائے کہ کہہ ہی یہ خبر صحیح نہیں بلکہ یہ باوجود

انتقال نہیں ہوگا جب تک کہ یہ اور اشارہ فرمائے لیکن مبارک کے طرف
 پھر فرمائی کہ اسے اور اشارہ گلوئی مبارک کے طرف کہ فرما کہ رنگین
 ہووے اور بیٹا کلجے کے چابنے والی کا اسے لعب نکر گیا
 وہ تینوں اس خبر کو معاویہ کے پاس لگئے کہ امت امیر المؤمنین
 امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب فات حضرت مر
 ہوا کہ آواز آئی کہ گوئید کہتا ہی کہ تم لوگ باہر جاؤ اور سن بندہ خدا
 ہمارے چہرہ پر دیو بھلوگ باہر مکان کے چلے گئے پھر ایک آواز آئی کہ محمد
 السلام اور خلفائے اگلے گزرے اب نکا ہبانی امت کی کون کریگا
 دوسرا جواب دیا کہ جو کہ پیروی انکی کریگا اور انکی چال پھلیگا اور
 موقوف ہوئی ورنہ مکان کے اگر حضرت مرتضیٰ کو غسل کئے
 ہوے اور کفن میں پیچیدہ دیکھے ہم کہ امت حکایت ہی کہ

مارون رشید ایکروز میدانِ غزنین میں واسطے شکار کے نکلا اور
 ایک مقام میں شاہ گیسو پہر چنڈ کہ سگ چیتہ وغیرہ جانوروں کے واسطے
 شکار کے رہا کی پھر ملت ایسی کچھ شکار نکلی مارون رشید وجہ اسکی
 دریافت کیا ساکنین و مان کے ظاہر کئے کہ ہم اپنے بزرگوں سے اور
 ابا و اجداد سماعت کئے ہیں کہ اس جگہ مزار مبارک اسد اللہ
 الغالب حضرت مولانا شکر کشاکی ہی مارون رشید ہر سال اس مقام پر
 عرس شریف اور زیارت کرتا کرہفت امام مستغفری ایک صالح
 حکایت لکھے ہیں کہ یہی انہوں نے کہ ایکروز خواب میں دیکھا میں کہ حشر
 برپا ہی اور تمام خلائی حسابگاہ میں حاضر میں اور پل صراط قائم ہی
 پل صراط سے گذر میں ناگہان نظر کیا کہ خاتم الرسل و ساقی روز قیامت
 و شفیع امت گنہ گاران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنار چوٹ

کوثر پر طوبہ آراہیں اور سیدنا حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما
 خلائق کو آب کوثر رحمت کر رہے ہیں و ہر و صاحبزادہ و نکلے
 میں کہ محکوب ہی آب و یونگے صاحبزاد آب عنایت نفا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا میں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ
 صاحبزادہ و نکو امر فرماؤ میں کہ محکوب آب کوثر سے سرفراز کریں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ تجکو آب و یونگے پھر ب ا سکا دریا
 کیا میں در جواب ارشاد نبوی ہوا کہ ایک شخص تیرے محلہ میں ^{طالب} اپنے
 کو بد کہتا ہی اور تو اس حرکت سے اکو منع نہیں کرتا عرض کیا میں کہ
 یا رسول اللہ خوف کرتا ہوں کہ وہ شخص محکوب ہلاک کرے اور میں طاقت
 مدافعت اُسکی نہیں کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چہری
 محکوب عنایت کر فرمائی کہ اب تے جا کر سکو یا میں جواب میں اُس چہرے

اسکو قتل کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ حسب الامر اسکو قتل کر آیا ہوں میں پھر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو امر فرما
 کہ اسکو آب کوثر دیو صاحبزادے مجکو آب کوثر سرفراز فرمائے
 اب یاد نہیں کہتا ہوں کہ میں اب کوثر پیا یا نہیں جب خواب سے
 بیدار ہوا نہایت خوف اور وحشت مجکو غالب ہوئی پھر اٹھ کر
 وضو کرنا زمین مشغول ہو جب صبح ہوئی آواز ماتم کی آئی کہ فلا
 شخص کو کوئی بستر خواب میں مار گیا ہی کہا میں جان اب تک یہ
 خواب عجب است ہی حاکم کے لوگ اگر اسکے اہل محلہ کو پکڑ
 لگیے اور میں نے طلب حاکم کے خدمت میں جا کر کہا میں قاتل اس
 میں حاکم بولا کہ خرابی ہو و پتھر کسوٹے قتل کیا تو پھر میں تمام

قصہ خواجگانا ہے کیا میں عالم منصف تھا بولاکہ جبراک اللہ خیر تو او
 تیرے قوم تمام سگیناہ ہیں اور بکورا وخصت کیا کرمت
 مدینہ طیبہ میں ایک بدبخت تھا کہ خدمت میں امیر المؤمنین حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ کے کلمات ناشائستہ کہتا سعد بن مالک اسکے حق
 دعا بد کی ایک روز وہ بدبخت اپنی شکر کو قلابہ سے دروازہ کی بانڈ
 مسجد نبوی میں اندر مجلس کے اگر بیٹھا وہ شترتھ تو ہٹوری دیر مسجد میں
 اگر اپنی مولا کو منہ میں مگر گرا تھا اپنے سینہ کی نیچے لیکر ملد الا عوذ
 بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ النَّحْتِمْ وَاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَرِزْقَاتِ تَوْبَةٍ نَّصُوْحًا بِحَرَمَتِ
 رَسُوْلِ التَّقْوِيْنَ وَصَاحِبِ قَابِ قَوْسِيْنَ وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
 بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ ط

قطع تاریخ شہنشاہ کشور شاعری سریر آرمی شہر

گردتصنیف یک رسالہ در سیر	حال اصحاب نبی مروی شمول
عصر سالش نجومی منکر مکتب	جملہ اخبار اصحاب رسول
قطعہ تاریخ قدح خوار مشربستان بلاغت منشی عبدالصمد صاحب	
کتاب گشت رقم و فضایل اصحاب	رحسن صدق و صفا از خواجه لانا
صمد چودہ پی تاریخ او نمود منکر	ندیم آمدہ زیب فضایل الشہداء
ولہ	
حال اصحاب میں ہو جی صمد	فضل رحمان سے اک عجیب کتاب
پڑھ یہ تاریخ با سزا خدا	چار کلزار نسخہ اصحاب
قطعہ تاریخ از قادر حسین نسق	
منصف ما فضل رحمان مولوی	آفتاب آسمان اعتلا
شمع نور افروز بزم اہل فضل	نخل بند بوستان آفتلا

<p>گوهر کان بلاغت بی بسا اهل علم و علم و هم جو دستخا مدحت اصحاب کبر رین کلبا بنمزان گلزار شهدا هو گیا</p>	<p>گلبن باغ فصاحت کاثر نکتہ دان و نکتہ مسج و نکتہ و بہر فیض خلق اک نشہ عجیب ہی ہی تاریخ اتام کی نسق</p>
<p>قطعہ تاریخ حکیدہ قلم فصاحت شیم نومہ علامہ محمد متخلص صاحب</p>	
<p>در گلستان فصل گل آید بہ کام سعید شہرہ انصاف و ہر عالم بالار سعید ایزدا و ادرجان کتابی عالم آفرید حسب فرمان خدا ز وعدہ ہم از و سعید و شمنانش با دلرزان ایما مانند سعید تا مفصل جان بردہا می ماگر ز سعید</p>	<p>عندلیب مہ وقت صبح منجوا ز این سعید حرف ز گریہ ہمین و صرف عبدالغفار سعید در بلاغت و فصاحت ہم علم و ہم عمل سعید می یارید یگان باہر ہدایت خلق را سعید بہت غلغش فضل جان با و فضل اللہ سعید نندہ حال سخا بنی تصنیف کرد سعید</p>

سال تماشای خنجر کرم احمد	شد عجیب ایجاب نامی پور در مشهد
--------------------------	--------------------------------

وله

مولویم عبد قادر مصنف علامه	وقف تفسیر قرآن و حدیث با
چون کنم توصیف او را از زبان خود	شهر انصاف عدلش مشهوری آنها
و شمانش با دایمال ستون فلک	دوستانش حق مدارد و خودم
فضل رحمان فرزند ز فضل الله	حق مدارد و جهان با عمر و دولتایا
نسخه ایجا فرمودت در علم سیر و اخلاق	خوش قصه خوش بلاغت از طبع سا
مشتمل بر وصف اصحاب بای کرام	هم ز صبریم شکبای شهیدای
مژده ماتب احمد او از تاریخ ختم	بی بیا و صفا و صف دستار مصطفی

ایضا

بنای مین رساله ایگوش تصنیف لانا	که چنانکه نام بی شهید علامه اورنگ
---------------------------------	-----------------------------------

کہا تاریخ اسکی یہ غلام احمد اکرم
ہوا مجموعہ کیا مطبوعہ تعریف صحابہ

ولہ

کئے تیار مجموعہ مری جب لوی حساب
کہی تاریخ تمام اسکی احمد بصدفرت
برایں سب مقاصد شیخ عثمان کے نام
ہوا مجموعہ حب او صف میں اصحاب کے نام

تمت

۲۲
م

